صحابیات کے اعلیٰ اوصاف — سلسلہ نمبر 10

صحابیات وصالحات اور صبر

- اللہ کے حکم پر عمل کرنے والیاں 4
- صبر کسے کہتے ہیں؟ 11
- صبر کی مختلف صورتیں اور حالتیں 16
- صبر کے فضائل و فوائد 19
- بے صبری کے نقصانات 28
- حصولِ صبر میں رکاوٹیں 37
- صبر کے تقاضے 98

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

(فیضان صحابیات وصالحات)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صحابیات و صالحات اور صبر

باکمال بچی

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا شیخ محمد بن سُلَیمان جَزُولی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وُضو کرنے کیلئے ایک کنویں پر گئے مگر اُس سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز پاس نہ تھی۔ شَیخ پریشان تھے کہ کیا کریں، اتنے میں ایک اُونچے مَکان سے ایک بچی نے دیکھا تو کہنے لگی: یاشَیخ! آپ وُہی ہیں نا، جن کی نیکیوں کا بڑا چرچا ہے، اِس کے باوُجود آپ پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کس طرح نکالوں! پھر اس بچی نے کنویں میں اپنا لُعاب (یعنی تھوک) ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں کنویں کا پانی بڑھنا شروع ہو گیا حتی کہ کِناروں سے نکل کر زمین پر بہنے لگا۔ شَیخ نے وُضو کیا اور اُس بچی سے کہنے لگے: میں تمہیں قَسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے یہ مَرْتَبہ کیسے حاصِل کیا؟ اس باکمال بچی نے جَواب دیا: اُس ذات پر کَثْرتِ دُرُودِ پاک کی وجہ سے وہ ذات کہ جو اگر کسی خشک ویران جگہ میں تشریف لے آئیں تو درِندے بھی ان کے دامَنِ رَحْمت سے لپٹ جائیں۔ یہ سُن کر حضرتِ سَیِّدُنا شَیخ سُلَیمان جَزُولی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قَسم کھائی کہ میں دربارِ رِسالَت میں پیش کرنے کیلئے دُرُود و سَلام کی کتاب ضرور لکھوں گا۔[1] پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دَلَائِلُ الْخَیْرات نامی کتاب تحریر فرمائی جو بہت مشہور ہوئی۔

[1] ......سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف...الخ، اللطیفۃ الخامسۃ عشرۃ بعد المائۃ، ص ۱۵۸

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اللہ پاک نے دُرُودِ پاک پڑھنے میں کس قدر کمال رکھا ہے کہ ایک چھوٹی سی بچی جو دُرُودِ پاک کی کَثرت کرتی تھی اس میں اِتنا کمال پیدا ہو گیا کہ اس کے تھوکنے کی وجہ سے کنویں کا پانی اُوپر آ گیا۔

تم سے ہے سب کی بقا تم پر کروروں دُرُود | تم سے کھلا بابِ جُود تم سے ہے سب کا وُجود [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حکایت 1: صبر ہو تو ایسا!

حضرتِ سیِّدُنا اَصْمَعِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ سَفَر پر تھا کہ جنگل سے گزرتے ہوئے ہم راستہ بھول گئے، پھر ایک خیمہ دیکھا تو وہاں جا کر بلند آواز سے سَلام کیا، ایک خاتون خیمے سے باہر تشریف لائیں اور ہمارے سَلام کا جواب دے کر پوچھا: کون ہو؟ ہم نے عَرض کی: ہم راستہ بھول گئے ہیں، خیمہ دیکھا تو اس طرف چلے آئے۔ اس پر وہ بولیں: ٹھیک ہے، تم لوگ یہیں ٹھہرو، میں تمہاری مہمانی کے لئے کچھ کرتی ہوں کہ جس کے تم حق دار ہو۔ پھر فرمانے لگیں: اپنا منہ دُوسری طرف کر لو تا کہ تمہیں تمہارا حق دیا جائے۔ ہم دوسری طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے اپنی چادر اُتار کر بچھائی اور خود پردے کی اَوٹ میں ہو کر کہنے لگیں: اس پر بیٹھ جائیں، میرا بیٹا ابھی آتا ہی ہو گا، پھر تمہاری ضِیافَت کا اِہتمام بھی کر دیا جائے گا۔ ہم بیٹھ گئے، اتنے میں ایک سوار آتا دکھائی دیا تو وہ بولیں: یہ اونٹ تو میرے بیٹے کا ہے لیکن اس کا سوار میرا بیٹا نہیں۔ کچھ دیر

[1] ...... حدائقِ بخشش، حصہ دُوم، ص ۲٦٦

بعد سوار نے خیمے کے پاس آکر اس سے عرض کی: اے اُمِّ عقیل! **اللہ** پاک تمہارے بیٹے کے مُعَاملے میں تمہیں عظیم اجر عَطا فرمائے۔ یہ سن کر اس عورت نے کہا: تمہارا بھلا ہو، کیا میرا بیٹا مر گیا؟ کہا: ہاں۔ پوچھا: کیسے؟ کہا: وہ اونٹوں کے درمیان پھنس گیا تھا، اونٹوں نے اسے کنوئیں میں دھکیل دیا جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ بیٹے کی موت کی خَبَر سن کر وہ صابِرہ خاتون روئی نہ کسی قسم کا واویلا کیا، بلکہ اس اونٹ والے سے کہا: ہمارے ہاں کچھ مہمان آئے ہیں، ان کی ضِیافَت کا اِہتِمام کرو، وہ مینڈھا لے کر اسے ذَبْح کر دو۔ چُنَانْچِہ مینڈھا ذَبْح کیا گیا اور اس کے گوشت سے ہماری دَعْوَت کی گئی۔ ہم کھانا کھاتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ یہ عورت کتنی صَبْر والی ہے کہ جوان بیٹے کی موت پر اس نے کچھ بھی واویلا نہ کیا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو صابِرہ خاتون نے کہا: تم میں سے کوئی شخص مجھے **اللہ** پاک کی کتاب میں سے کچھ آیات سنا کر مجھ پر اِحْسَان کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں! میں آپ کو قرآنی آیات سناتا ہوں۔ صابِرہ خاتون نے کہا: مجھے کچھ ایسی آیات سنائیے گا جن سے صَبْر وشُکْر کی دولت نصیب ہو۔ لِہٰذا میں نے سورۂ بقرہ کی درج ذیل آیات بیّنات کی تِلاوَت کی:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

(پ۲، البقرۃ: ۱۵۵، ۱۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مُصِیبَت پڑے تو کہیں ہم **اللہ** کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

خاتون نے یہ آیاتِ قرآنیہ سنیں تو کہنے لگیں: جو کچھ آپ نے ابھی پڑھا کیا قرآن

میں بِالکُل اسی طرح ہے؟ میں نے کہا: ہاں! خدا کی قسم! قرآن میں اسی طرح ہے۔ اس پر وہ بولیں: تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تمہیں خوش رکھے۔ پھر وہ نماز پڑھ کر کہنے لگیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ بے شک میرا بیٹا عقیل اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہوگا، تین۳ مرتبہ یہ کلمات کہے پھر بارگاہِ خداوندی میں یوں عَرض گزار ہوئیں: اے میرے پاک پَروَرْدگار! جیسا تو نے حُکم دیا میں نے ویسا ہی کیا اب تو بھی اپنے اُس وعدے کو پورا فرمادے جو تو نے کیا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔[1]

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اللہ کے حکم پر عمل کرنے والیاں

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! مشکلات پر صَبر کرنا بہت اجر و ثواب کا باعث ہے، مگر اَفْسوس! دین سے دوری کے باعث جہاں زمانۂ جاہِلیّت کی اور بہُت سی رُسومات ہمارے مُعاشرے میں جَنَم لے چکی ہیں انہیں میں سے ایک مشکلات اور مَصَائِب پر بے صَبری کا مُظاہرہ کرنا بھی ہے، جس کی مثالیں جابجا مُعاشرے میں مُلاحَظہ کی جاسکتی ہیں، مگر جب ہم اِن مَصَائِب پر صَبر کے حوالے سے صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللهُ عَنْهُنَّ اور دیگر صالحات کی سیرت کا مُطالَعَہ کرتی ہیں تو دل میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو جاتا ہے اور یہ ذِہْن بنتا ہے کہ ہمیں بھی اِن مَصَائِب پر صَبر و تحمُّل کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اجرِ عظیم حاصِل کرنا چاہئے۔ جیسا کہ زمانہ

[1] ......عیون الحکایات، الحکایة السابعة والثلاثون بعد الثلاثمائة، حکایة امرأة صابرة علی فقد ولدها، ص ۳۰۳

جاہِلیّت میں مُردوں پر نوحہ کرنا، بال نوچنا، کپڑے پھاڑ ڈالنا، اپنے مرنے والوں پر مُدَّتوں مَرثِیہ خوانی کرتے رہنا عربوں کا قومی شِعار تھا، لیکن قربان جایئے! تَربِیَتِ نَبَوی پر! جس نے صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کو صَبْر کا ایسا عادی بنا دیا کہ ان کے مَصائِب پر صَبْر کے واقعات پڑھ کر آج بھی دنیا حیران ہے۔

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! مذکورہ حکایت کو ہی دیکھ لیجئے! سُبْحٰنَ اللہ! صَبْر ہو تو ایسا اور یقین ہو تو ایسا۔ یہ صبر کرنے والی خاتون صحابیہ تھیں نہ علم و دانش سے آگاہ کوئی عالمہ۔ بلکہ جنگل میں رہنے والی ایک عام خاتون تھیں، اگر ان کا یہ واقعہ ہم تک نہ پہنچتا تو ہم ان کی عَظمَت کے مُتَعَلِّق کبھی نہ جان سکتیں، اس خوش بخت ماں کی عَظمَت کو سلام کہ جس نے اپنے جگر کے ٹکڑے کی موت کی خبر سن کر چیخ و پکار سے کام نہ لیا۔ بلکہ صبر کیا اور جب حُکْمِ خداوندی مَعْلُوم ہوا تو فوراً اس پر عَمَل کرتے ہوئے نَماز ادا کی اور وہی کہا جو اللہ پاک نے کہنے کا حُکْم دیا تھا۔ اللہ پاک ہمیں بھی مَصَائِب و آلام پر صَبْر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مصیبتوں میں حَرْفِ شِکایَت زبان پر نہ لانے اور مَصَائِب و آلام سے نہ گھبرانے والوں کے صَدْقے اللہ پاک صَبْر و شُکْر کی دولت عَطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

زباں پر شِکْوَۂ رَنْج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حکایت 2: مدنی انقلاب

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! اسلام نے ہماری دورِ اوّل کی خواتین کی زندگی میں کیا مدنی انقلاب پیدا کیا اس کی ایک جھلک مُلَاحَظہ فرمایئے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا خَنْسَا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا وہ صحابیہ ہیں جن کا تعارف کراتے ہوئے اسلامی مسائل و خصائل کے خزانے پر مُشْتَمِل کتاب **جنتی زیور** کے صفحہ 537 پر حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ زمانہ جَاھِلِیَّت میں بہت بڑی مرثیہ گو شاعرہ تھیں، یہاں تک کہ عُکَّاظ کے میلے میں ان کے خیمے پر جو سائن بورڈ لگتا تھا اس پر اَرْثَی الْعَرَب (یعنی عرب کی سب سے بڑی مرثیہ گو شاعرہ) لکھا ہوتا تھا، یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْن عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے دربارِ خِلَافَت میں بھی حاضر ہوئیں، ان کی شاعری کا دیوان آج بھی مَوجُود ہے اور عُلَمائے اَدَب کا اِتِّفاق ہے کہ مرثیہ کے فن میں آج تک خَنْسَا کا مِثْل پیدا نہیں ہوا، ان کے مُفَصَّل حالات علامہ اَبُو الفَرَج اَصفہانی نے اپنی کتاب **کتابُ الاَغانی** میں تحریر کئے ہیں، یہ صَحَابِیَت کے شَرَف سے سرفراز ہیں اور بے مثال شعر گوئی کے ساتھ یہ بہت ہی بہادر بھی تھیں مگر قربان جائیں اُس مقدَّس دِین کی شان پر! مسلمان ہونے کے بعد سَیِّدَتُنا خَنْسَا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنے چار بیٹوں کے ساتھ جنگِ قادِسیہ میں شریک ہوئیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے چاروں بیٹوں کو وصیَّت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قَسَم! جس کے سِوا کوئی مَعْبُود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں

مَعلُوم ہے کہ اللہ پاک نے کُفّار سے مُقابَلہ کرنے میں مُجاہِدین کے لئے عظیمُ الشّان ثواب رکھا ہے۔ یادرکھو! آخِرت کی باقی رہنے والی زِندَگی دنیا کی فنا ہونے والی زِندَگی سے بدرَجہا بہتر ہے۔ سنو! سنو! قرآن پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠ (۲۰۰) (پ۴، آل عمران: ۲۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! صَبر کرو اور صَبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس اُمید پر کہ کامیاب ہو۔

صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شِرکت کرو اور دشمنوں کے مُقابَلے میں اللہ سے مَدَد طَلَب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آگئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شُعلہ زَن آگ میں کود جانا، کافِروں کے سردار کا مُقابَلہ کرنا، اِنْ شَآءَ اللہ عزّت واِکرام کیساتھ جنّت میں رہوگے۔ جب صُبح ہوئی تو چاروں بھائی پورے جوش وجذبے کے ساتھ میدانِ جنگ میں اُترے اور یکے بعد دیگرے سبھی شہید ہوگئے۔ ہر نوجوان نے اپنی شہادَت سے پہلے کچھ اشعار پڑھے اور اپنے بھائیوں کو جوش وجذبہ دِلاتے ہوئے میدانِ جنگ میں روانہ ہوا۔ جب اِن کی شہادَت کی خَبَر ان کی والدہ کو پہنچی (تو اس شیر دل خاتون نے صَبر کرتے ہوئے) کچھ اس طرح دُعا پڑھی: سب تعریفیں اللہ پاک کیلئے ہیں جس نے مجھے اِن کی شہادَت کے ذَرِیعے شَرَف بخشا اور میں اپنے ربِّ کریم سے

اُمّید کرتی ہوں کہ وہ مجھے ان کے ساتھ جنَّت میں جگہ عَطا فرمائے گا۔[1]

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی انقلاب کیسے آیا؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! اسلام نے ہماری بزرگ خواتین کی زندگیوں میں کیسا مدنی اِنْقِلاب پیدا کیا کہ وہ عظیم خاتون جس نے اپنے بھائی کی موت پر دکھ سے بھرپور ایسے اشعار لکھے جس کی مثال آج بھی مشکل سے ملتی ہے اور انہیں پڑھ کر آج بھی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں، وُہی خاتون جب مَدَنی اِنْقِلاب میں رنگ جاتی ہیں تو خود اپنے بیٹوں کو راہِ خُدا میں قربان ہو جانے پر ابھار ہی نہیں رہیں، بلکہ ان کی شَہادت پر صبر کر کے اجرِ عظیم کی تَمَنّا بھی رکھتی ہیں۔ آخر ہماری بزرگ خواتین کی زندگیوں میں یہ مدنی انقلاب کیسے آیا؟ تو اس کا بڑا آسان سا جواب یہ ہے کہ انہوں نے یہ سب کچھ **اللّٰہ** پاک کے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَربِیَت سے سیکھا، کیونکہ **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس پر مُصِیبَت آئے (اور صَبر کرنا دُشوار مَعْلُوم ہو) وہ میرے مَصَائِب کو یاد کر لے بے شک وہ بڑے مصائب ہیں۔[2] اس لئے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

[1] ......الاستیعاب، کتاب النساء و کناھن، باب الخاء، ۳۳۵۱-خنساء بنت عمرو السلمیۃ ۴/۳۸۷

[2] ......جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم، ۷/۹۸، حدیث: ۲۱۳۴۶

اِبتدائے اِسلام میں نیکی کی دَعْوَت عام کرنے پر بے شُمار اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتھّر برسائے گئے، راہوں میں کانٹے بچھائے گئے، مَعَاذَ اللّٰہ جھوٹا، کاہِن اور جادو گر کہا گیا، سماجی قَطْعِ تَعَلّق (Social Boycott) کیا گیا، شِعْبِ ابی طالِب (مکہ کے قریب ایک گھاٹی) میں مَحْصُور کیا گیا، طرح طرح کے اِلزامات عائد کئے گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے، غَرَض کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالی، بدَنی، ذِہنی ہر طرح کی اَذِیّتوں سے دوچار کیا گیا، لیکن جواب میں شفیق و مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صِرف اور صِرف صَبْر کیا اور آپ کے صَبْر وتَحَمُّل کی ایسی بَرَکتیں ظاہِر ہوئیں کہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُون کے پیاسے تھے وہ مُحافِظ و جانثار بن گئے، جو کفر و شرک کے اندھیروں میں بھٹک رہے تھے، وہ نُورِ اِیمان سے اپنے سینوں کو مُنَوَّر کرنے لگے، جو اپنی پھول جیسی بیٹیوں کو زندہ درگور (یعنی زندہ دَفن) کر دیتے تھے، وہ انہیں باعثِ رَحْمت سمجھنے لگے۔ نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَبْر وتَحَمُّل ہی کی بَرَکتیں ہیں کہ آج آفتابِ اسلام اپنی نورانی کرنیں پھیلا رہا ہے۔

اس پُر فتن دور میں ہم کیا کریں؟

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! اگر ہمیں بھی آج اس پُر فِتَن دور میں نیکی کی دَعْوَت دینے اور دِینِ اِسلام پر عَمَل کرنے میں کبھی مَصَائِب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو ایسے مَوْقَع پر گھبرانے اور بے صبری کا مُظاہرہ کرنے کے بجائے صَبْر وشُکْر کا دامَن تھامے رہنا چاہئے۔

یاد رکھئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مخالفتوں کے زور میں صَبْر کرتے ہوئے مَدَنی کاموں کو آگے بڑھانے کا بہت پیارا طریقہ بیان فرمایا ہے، آپ سے سوال کیا گیا کہ بعض عَلاقوں میں مَدَنی کام کرنے والے بہُت تھوڑے ہوتے ہیں، مُخالَفت کا زور، طعنوں کا شور، کام کی ہِمَّت نہیں پڑتی، کوئی مُفِید مشورہ عِنایَت فرمائیے۔ فرمایا: صَبْر وہِمّت کے ساتھ لگے رہئے، اپنے اَعمال دُرُست کیجئے، نیکوں کو تلاش کر کے اُن کی بَرَکتیں حاصِل کیجئے، نیکوکاروں کی قُربت نہایت بابَرَکَت ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایَت ہے: سیِّدُ الصّٰلِحِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکَت نشان ہے: اللہ پاک ایک صالِح (یعنی نیک) مسلمان کی بَرَکَت سے اُس کے پڑوس کے 100 گھر والوں کی بَلا دُور فرماتا ہے۔[۱] مَعْلُوم ہوا نیکوں کا قُرب نَفْع پہنچاتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ان کی دُعاؤں سے آپ کے عَلاقے کی کایا پلٹ جائے گی۔ باقی یہ یاد رکھئے کہ کامیابی کا اِنحِصار قِلّت و کَثْرت (یعنی تعداد کی کمی اور زیادتی) پر نہیں خُلُوص ولِلّٰہِیَّت پر ہے، مُخالَفت سے دِل برداشتہ نہ ہوں کہ اِمتِحان سے گھبرانا بہادری نہیں۔[۲]

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صبر کر | اے مُبلِّغ نہ تُو ڈگمگا صبر کر

لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صبر کر | ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے[۳]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[۱]...... معجم اوسط، باب العین، من اسمه علی، ۳/ ۱۲۹، حدیث: ۴۰۸۰

[۲]...... نیکی کی دعوت، ص ۵۲۴ بتغیر

[۳]...... وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۴۷۳

www.dawateislami.net

صبر کسے کہتے ہیں؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! ہر کوئی مُصِیبت پر صَبْر کی تلقین کرتا ہے، آخر صَبْر کسے کہتے ہیں؟ تو جان لیجئے کہ صبر کا معنٰی ہے نَفْس کو اس چیز پر روکنا جس پر رُکنے کا عَقْل اور شَریعت تقاضا کر رہی ہو یا نَفْس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عَقْل اور شَریعت تقاضا کر رہی ہو۔[1] اور جنّتی زیور میں اسی مفہوم کو کچھ یوں بیان کیا گیا ہے: **مصیبتوں اور جسمانی و رُوحانی تکلیفوں پر اپنے نَفْس کو اس طرح قابو میں رکھنا کہ زبان سے کوئی بُرا لَفْظ نکلے نہ گھبرا کر اور پریشان حال ہو کر اِدھر اُدھر بھٹکتی و بھاگتی پھرے، بلکہ بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے سامنے عَزْم و اِسْتِقْلَال کے ساتھ جم کر ڈٹ جائے اسی کو صَبْر کرنا کہتے ہیں۔**[2] جبکہ اِمامِ اَجَلّ حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُو طالِب مکّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صَبْر یہ ہے: ❀ نَفْس کو اس کی خواہشات کی تکمیل میں کوشش کرنے سے روکنا اور رَضائے خُداوندی کے حُصُول کے لئے اسے مُجاہَدے کا پابند بنانا کہ جس قدر بندہ مُصِیبت کا شِکار ہو گا اسی کی مِثْل مُجاہَدہ اس پر لازِم ہو گا کیونکہ مُجاہَدہ آزمائش و مُصِیبت کے اِعْتِبار سے ہوتا ہے۔ ❀ نَفْس کو شَر کی جانِب بڑھنے سے روکنا اور اسے ہمیشہ نیکی پر عَمَل پیرا ہونے کا پابند بنانا۔ ❀ نَفْس کو اس کے اُن فِطْرِی اَوصاف میں شِدّت اپنانے سے باز رکھنا جن کا اِظْہار بارگاہِ خُداوندی میں بے اَدَبی شُمار ہوتا ہے، نیز اسے مُعامَلات میں حُسْنِ اَدَب کا پابند بنانا۔[3]

---

[1] ...... مفردات الفاظ القرآن، کتاب الصاد، ص ۲۹۱

[2] ...... جنتی زیور، ص ۱۳۵ بتصرف قلیل

[3] ...... قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقامات الیقین ... الخ، ۱/ ۳۲۸

www.dawateislami.net

صبر کس پر کیا جائے؟

مَرْوِی ہے کہ کسی بزرگ نے حضرت سیِّدُنا شیخ ابو بکر شِبْلی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے سب سے زیادہ دُشوار صَبْر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اَلصَّبْرُ فِی اللہ (یعنی بُرے اخلاق سے چھٹکارا حاصل کرکے اچھے اَخلاق اپنانا اور بھلائی کے کاموں میں مَشْغُول ہونا)۔ اُن بزرگ نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اَلصَّبْرُ لِلّٰہ۔ (یعنی راہِ خُدا میں مصیبتوں پر صبر کرنا)۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے پھر فرمایا: اَلصَّبْرُ مَعَ اللہ (یعنی نیک اعمال کو اپنی طاقت و قوت کا کمال سمجھنے کے بجائے اللہ کی طرف مَنْسُوب کرنا)۔ کہا: نہیں۔ حضرت سیِّدُنا شیخ ابو بکر شبلی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کہنے لگے: آپ ہی بتا دیجئے۔ تو اُن بزرگ نے فرمایا: اَلصَّبْرُ عَنِ اللہ (یعنی اللہ بندے کو اپنا قُرب عَطا کرنے کے بعد اسے دُور کردے اور وہ اس پر صَبْر کرے) اس پر حضرت سیِّدُنا شیخ ابو بکر شبلی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے ایسی زوردار چیخ ماری قریب تھا کہ آپ کی رُوح پرواز کر جاتی۔ [1]

اِمامِ اَجَلّ حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو طالب مکّی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنی کتاب قُوْتُ الْقُلُوب میں درج ذیل صورتیں ذِکْر کی ہیں جن میں صَبْر کرنا چاہئے:

① مُختَلِف نفسانی خواہشات پر (ان کے اِعْتِبار سے) صَبْر کیا جائے۔

② اللہ پاک کی طاعت میں ثابِت قَدَمی پر قائم رہنے میں صَبْر کا مُظاہرہ کیا جائے۔

③ جن صورتوں میں مُجاہَدہ لازِم ہو ان میں خُوب ہِمَّت صَرف کی جائے اور دل کو نفسانی خواہشات، شیطانی وسوسوں اور آرائشِ دنیا سے پاک رکھا جائے۔

---

[1]......احیاء علوم الدین، کتاب الصبر و الشکر، بیان دواء الصبر... الخ، ۴/۹۸

www.dawateislami.net

④ بعض آفات میں صَبر کرنا اس لئے لازِم ہوتا ہے کہ ظاہِری جسمانی اَعْضَا ان (سے بچاؤ) سے قاصِر ہوتے ہیں بلکہ بعض صورتوں میں تو دِل کو بھی ان آفات میں مَشْغُول ہونے سے روکا جاتا ہے۔

⑤ نَفْس کو حَق بات کا پابند بنا کر اسے زبان، دِل اور مُکَمَّل جِسْم کے ساتھ حَق بات سے وَابَسْتہ کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ **اللہ** پاک نے نیک اَعمال بجالانے والے مومنین کی یہ صِفَت بیان کی ہے کہ وہ صَبر کرنے والے ہوتے ہیں، نیز **اللہ** پاک نے ان کے اَعمال کی دُرُسْتی کے لئے صَبر کو شَرْط ٹھہرایا ہے اور خَبَر دی ہے کہ حَق اور صَبر والوں کے عِلاوہ باقی تمام لوگ خسارے میں ہیں۔ چنانچہ (سورۂ عصر میں) صَبر کی عَظَمَت یوں بیان کی کہ اس کی الگ سے وَصِیَّت فرمائی۔

⑥ نَفْس کو **اللہ** پاک کی عِبادَت کا پابند بنایا جائے اور اسے قَناعَت اور **اللہ** پاک کی رَضا (یعنی اس نے جو رِزْق اس کے مُقَدَّر میں لکھا ہے اس) پر راضی رہنے کا عادِی بنایا جائے۔

⑦ مخلوق کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا جائے کہ یہ عَدْل کرنے والوں کا مَقام ہے، نیز مخلوق سے تکلیف پا کر اسے بَرْدَاشْت کیا جائے کہ یہ مُحْسِنِیْن کا مَقام ہے۔ یہ دونوں **اللہ** پاک کے اس فرمانِ عالیشان کے تحت داخِل ہیں: **اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ**

(پ۱۴، النحل: ۹۰) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک **اللہ** حُکْم فرماتا ہے اِنصاف اور نیکی (کا)۔

⑧ راہِ خُدا میں خَرْچ کیا جائے اور حَق داروں کو دَرَجہ بَدَرَجہ ان کے حُقُوق ادا کئے جائیں۔

⑨ بے حَیائی یعنی عِلْم اور اِیمان کے اُمُور میں فُحْش کاموں سے بچا جائے۔

⑩ بُری باتوں یعنی جن کو عُلَمائے کِرام بُرا جانتے ہیں، ان سے بچا جائے۔

⑪ بَغاوَت و سرکشی یعنی ظُلم وزِیادَتی سے دُور رہا جائے۔

⑫ اُمورِ دنیا میں فُضُول خَرچی کرنے، تکبُّر کے ذریعے حُدُودِ باری تعالیٰ سے تجاوُز کرنے اور (اُمورِ دینیہ میں) غُلُو سے بچا جائے۔

⑬ نَفْس کو بدلے سے روکا جائے۔

⑭ **اللہ** پاک پر تَوَکُّل کی بنا پر (راہِ خُدا میں ملنے والی) اَذِیَّت بَرْداشْت کی جائے۔

⑮ نَفْس کو تقویٰ کا پابند بنایا جائے۔

⑯ عَافِیَّت کی حالَت میں صَبْر کیا جائے یعنی کسی نافرمانی کا مُرتکِب نہ ہوا جائے۔

⑰ مال و دولت کی فراوانی میں بھی صَبْر کرے یعنی دولت نفسانی خواہشات کی تکمیل میں خَرْچ نہ کرے۔

⑱ کسی نِعْمَت سے سرفراز ہونے پر بھی صَبْر کرے یعنی اس نِعْمَت کی مَدَد سے کسی مَعْصِیَّت میں مُبْتَلا نہ ہو۔

⑲ مَصَائِب و تکالیف کو چھپایا جائے اور ان کی شِکایَت نہ کرکے راحَت پائے۔

⑳ نیک اَعمال کو بھی چھپایا جائے۔

㉑ نَفْس کو نیک اَعْمال کے ذِکْر سے لُطْف اندوز ہونے سے روکا جائے۔

㉒ صدقات و خیرات کو چھپایا جائے۔

㉓ فَقْر کو بچایا اور چھپایا جائے۔

㉔ فاقوں کی نَوبَت آجانے کی صُورَت میں اللہ پاک کی اس آزمائش پر ثابِت قَدَم رہا جائے۔

㉕ سب سے اَفضل صَبْر یہ ہے کہ بندے کو بارگاہِ خُداوندی میں حاضِری کا شَرَف حاصِل ہو تو وہ صَبْر کا مُظاہَرہ کرے اور کلامِ خُداوندی کو توجُّہ سے سنے، دل میں کسی دوسرے خَیال کو نہ آنے دے۔

㉖ صَبْر اللہ پاک سے حَیا کی بنا پر ہو۔

㉗ یا اللہ پاک کی مَحبَّت میں ہو۔

㉘ یا اس کے اَحْکام ورِضا کے سامنے سر جھکا کر ہو۔

㉙ یا خود کو مُکَمَّل طور پر اس کے حوالے کر کے ہو۔مُراد یہ ہے کہ خود کو قضا و قَدَر کے حوالے کر کے پُرسُکون ہو جائے اور اِنْعامَاتِ باری تعالٰی کا مُشاہَدہ کرے۔

㉚ کرامات اور اللہ پاک کی نِشانیوں اور قُدرَت کی کرشمہ سازیوں کے اِظْہار کی خبریں نہ دی جائیں۔

㉛ نَفْس کو عاجِزی واِنکساری اور گمنامی کا پابند بنایا جائے۔

㉜ بال بچوں کیلئے کمائی کرنا۔ ㉝ ان پر خَرْچ کرنا۔

㉞ ان کی جانِب سے (بسا اَوقات) تکلیف پہنچنے پر بَرْداشْت کرنا بھی صبر ہے۔[1]

ایک رِوایَت میں ہے: صَبْر تین ہیں: ❶ مُصِیبت پر صَبْر ❷ طاعَت (نیکیوں) پر صَبْر اور ❸ گناہوں سے صَبْر۔ تو جس نے مُصِیبت پر صَبْر کیا اس کے لئے 300 دَرَجات ہیں، ایک

[1] ...... قوت القلوب، مقاماتِ یقین کے اصول، دوسرا مقام صبر، ۲/ ۱۸۷تا۲۰۳ ملتقطاً

سے دوسرے درجے کے درمیان اِتنا فاصِلَہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ جس نے طَاعَت پر صَبْر کیا اس کے لئے 600 دَرَجات ہیں، ایک سے دوسرے درجے کے درمیان اتنا فاصِلَہ ہے جتنا ایک زمین سے دُوسری زمین تک کا ہے اور جس نے گناہوں سے صَبْر کیا اس کے لئے 900 درجات ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے کے درمیان اس سے دو گنا فاصلہ ہے جتنا زمین سے لیکر عرش تک کا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمل اور حکم کے اعتبار سے صبر کی اقسام

عَمَل کے اِعْتِبار سے صَبْر کی دو۲ قسمیں ہیں۔ پہلی قِسْم کے بغیر دین کی اِصلاح نہیں ہو سکتی جبکہ دوسری قِسْم دین میں فَساد پیدا کرنے کی اَصْل ہے۔ لہٰذا جن اُمور میں دِین کی اِصلاح ہو ان پر صَبْر سے مُراد یہ ہے کہ ثابِت قَدَم رہے تا کہ اس کا اِیمان کامِل ہو اور جن اُمور میں فسادِ دِین کا اندیشہ ہو ان میں صَبْر یہ ہے کہ ان سے دُور رہے تا کہ اس کا یقین بہتر ہو۔[2] جبکہ حُکْم کے اِعْتِبار سے صَبْر کی 4 قسمیں ہیں: ❶ فَرْض ❷ مُسْتَحَب ❸ حَرام اور ❹ مکروہ۔ شَرِیعَت نے جن کاموں سے مَنْع کیا ہے ان سے صَبْر (یعنی رکنا) فَرْض ہے۔ ناپسندیدہ کام (جو شرعاً مَمْنُوع نہ ہو اس) سے صَبْر مُسْتَحَب ہے۔ تکلیف دِہ فعل جو شرعاً مَمْنُوع ہے اس پر صَبْر (یعنی خاموشی) مَمْنُوع ہے مَثَلاً کسی شخص یا اس کے بیٹے کا ہاتھ ناحق

[1] ......کنز العمال، الصبر علی البلایا والامراض والمصائب والشدائد، الجزء الثالث، ۲/۱۱۱، حدیث: ۶۵۱۲

[2] ......قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقامات الیقین . . . الخ، ۱/ ۳۲۷

کاٹا جائے تو اس شخص کا خاموش رہنا اور صَبْر کرنا۔ ایسے ہی جب کوئی شخص شَہوَت سے مَغْلُوب ہو کر بُرے اِرادے سے اس کے گھر والوں کی طرف بڑھے تو اس کی غیرت بھڑک اٹھے لیکن غیرت کا اِظْہار نہ کرے اور گھر والوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس پر صَبْر کرے، شَریعت نے اس صَبْر کو حَرام قرار دیا ہے۔ **مَکْرُوہ صَبْر** یہ ہے کہ شرعاً ناپسندیدہ چیز کے ذریعے پہنچنے والی تکلیف پر صَبْر کرے۔[1]

صبر کی مختلف صورتیں اور حالتیں

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: صَبْر کی 2 قسمیں ہیں:

1 جسمانی 2 نفسی

جسمانی صَبْر سے مُراد بدَن کا مشقتیں اُٹھانا اور ان پر ثابِت قدَم رہنا ہے۔ یہ کبھی کسی فعل کے ذریعے ہو گا جیسا کہ عِبادات و مُعامَلات میں نفس پر گراں گزرنے والے اَعمال بجالانا یا پھر قوّتِ بَرْداشت کے ذریعے ہو گا جیسا کہ سَخْت تکلیف، خطرناک بیماری اور گہرے زَخْم پر صَبْر کرنا۔ اس صَبْر میں اگر شَریعت سے روگردانی نہ پائی جائے تو یہ پسندیدہ ہے لیکن اس سے زیادہ پسندیدہ دوسری قسم یعنی نفسی صَبْر ہے اور اس سے مُراد ہے کہ نَفْس کا طبعی و نفسانی خواہشات کی پیروی سے باز رہنا۔

اگر کسی ناپسندیدہ چیز پر صَبْر کیا جائے تو چیزوں کے مُخْتَلِف ہونے کی وجہ سے صَبْر کے مُخْتَلِف نام رائج ہیں۔ مَثَلاً

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب الصبر و الشکر، بیان اقسام الصبر... الخ، ۴/۸۴

✿ اگر نفس پیٹ اور شرم گاہ کی خواہش پوری کرنے سے رکا رہے تو اسے عِفّت (یعنی پاک دامنی) کہتے ہیں۔

✿ مُصِیبت میں نَفْس پُرسکون رہے تو اسے صَبْر کہتے ہیں اور اس کی ضد گھبراہٹ وبَدحَواسی کہلاتی ہے یعنی مُصِیبت کے وَقْت چیخنا، گالوں پر ہاتھ مارنا، گرِیبان پھاڑنا اور دیگر کاموں میں حد سے بڑھ جانا۔

✿ مال و دولت کے باوُجود نَفْس صَبْر کرے تو اسے ضَبْطِ نفس کہتے ہیں، اس کی ضِد تکبُّر ہے۔

✿ جنگ و مقابلے میں صَبْر کرنے کو شُجَاعَت و بہادُرِی کہتے ہیں اور اس کی ضِد بُزدِلی ہے۔

✿ غصہ پینے کی صُورَت میں صبر کرنا بُردباری کہلاتا ہے اور اس کی ضِد عدمِ برداشْت ہے۔

✿ زمانے کے کٹھن وقتوں میں صَبْر کرنے کو فراخ دِلی کہتے ہیں، جس کی ضِد تنگ دلی و پریشان حالی ہے۔

✿ اگر بات چھپانے میں ہو تو اسے رازداری اور ایسے شخص کو رازدار کہتے ہیں۔

✿ موجود پر صَبْر کیا جائے زیادہ کی تمنّا نہ کی جائے تو یہ زُہد کہلاتا ہے، جس کی ضِد حِرْص ہے۔

✿ اگر تنگدستی اور حاجت سے کم ہونے کے باوُجُود صَبْر کیا جائے تو اسے قناعَت کہتے ہیں اور اس کی ضِد بے اطمینانی ہے۔[1]

یوں ہی صَبْر کی ایک اور قسم بڑی مَشْہُور ہے جسے صَبْرِ جمیل کہا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مُصِیبت میں مُبْتَلا شخص کو کوئی نہ پہچان سکے (یعنی اس کی پریشانی کسی پر ظاہر نہ ہو) البتہ! دل کا

[1] ...... احیاء علوم الدین، کتاب الصبر و الشکر، بیان الاسامی التی تتجدد للصبر... الخ، ۴/ ۸۲

غَمْزَدَہ ہونا اور آنکھوں کا آنسو بہانا اسے صابِرِیْن کی فِہرِسْت سے خارِج نہیں کرے گا کیونکہ یہ مُعامَلہ تو ہر اِنسان کے ساتھ ہے کیونکہ (اپنے پیاروں کی) موت پر غَمْزَدَہ اور رونا تو ہر اِنسان کا بَشَری تقاضا ہے اور یہ اِنسان سے مَرتے دَم تک جُدا نہیں ہو سکتا۔[1]

صبر اور قرآن

صبر کے مُتَعَلِّق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا قول نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وَزن کیا جائے گا سوائے صَبْر کرنے والوں کے کہ اِنہیں بے اندازہ اور بے حِساب دیا جائے گا۔ یہ بھی مَرْوِی ہے کہ اصحابِ مُصِیْبَت و بَلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے، نہ ان کے لئے دَفْتر کھولے جائیں، ان پر اجر و ثواب کی بے حِساب بارِش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافِیَت کی زِنْدَگی بَسَر کرنے والے اِنہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش! وہ اَہْلِ مُصِیْبَت میں سے ہوتے اور ان کے جِسْم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صَبْر کا اجر پاتے۔[2]

---

[1] ...... احیاءعلوم الدین، کتاب الصبر والشکر، بیان مظان الحاجۃ الی الصبر... الخ، ۴/۹۰

[2] ...... خزائن العرفان، پارہ ۲۳، سورۃ الزمر، تحت الآیۃ: ۱۰، ص ۸۵۰

www.dawateislami.net

قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر صبر کے فضائل منقول ہیں۔ مَثَلاً

✿ صبر کرنے والے رب کی طرف سے درود و ہدایت اور رَحمَت پاتے ہیں۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۷)

✿ صبر کرنے والے اللہ پاک کو مَحْبُوب ہیں۔ (پ۴، آل عمران: ۱۴۶)

✿ اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (پ۱۰، الانفال: ۴۶)

✿ صبر کرنے والے کو اس کے عَمَل سے اچھا اجر ملے گا۔ (پ۱۴، النحل: ۹۶)

صبر کے فضائل و فوائد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صبر کے بے شمار فضائل و فوائد مُتَفَرِّق روایات میں مَرْوِی ہیں، چند پیشِ خِدْمَت ہیں:

❶ جو صَبْر کرنا چاہے گا اللہ پاک اُسے صَبْر کی توفیق عَطا فرما دے گا اور صَبْر سے بہتر اور وُسعَت والی عَطا کسی پر نہیں کی گئی۔[1]

❷ جب اللہ پاک کی طرف سے بندے کے لئے کوئی مَرْتَبہ مُقدَّر ہو اور بندہ اپنے کسی عَمَل کے ذَرِیعے اُس تک نہ پہنچ پائے تو اللہ اُسے جسمانی یا مالی یا اولاد کی پریشانی میں مُبْتَلا فرما دیتا ہے، پھر اُسے صَبْر کی توفیق عَطا فرماتا ہے اور اُسے اُس مَرْتَبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ پاک کی طرف سے اس کے لئے مُقدَّر ہوتا ہے۔[2]

❸ صَبْر اور سَخَاوَت ایمان ہے۔[3] علامہ محمد عبد الرؤوف مَناوِی رَحْمَةُ الله عَلَيْه فَیْضُ القَدِیر

[1]...... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر، ص۴۰۶، حدیث: ۱۰۵۳

[2]...... ابوداود، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ للذنوب، ص۴۹۹، حدیث: ۳۰۹۰

[3]...... مسند ابی یعلٰی، مسند جابر، ۲/ ۱۳۴، حدیث: ۱۸۵۵

شرح جامع صغیر میں اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہاں صَبْر سے مُراد اللہ پاک کی حَرام کردہ اَشیا سے صَبْر کرنا (یعنی باز رہنا) اور سَخَاوَت سے مُراد خوب فرائض کی ادائیگی ہے۔[۱]

4 صَبْر اِیمان کا نِصْف حِصّہ ہے۔[۲] 5 صَبْر اِیمان کا ایک سُتُون ہے۔[۳]

6 بندے کو صَبْر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہیں دی گئی۔[۴]

7 اگر صَبْر کسی مرد کی شَکْل میں ہوتا تو وہ عزّت والا مرد ہوتا۔[۵]

8 صَبْر بہترین سواری ہے۔[۶]

9 صَبْر کرنے سے مَدَد ملتی ہے۔[۷]

10 صَبْر کے ساتھ آسانی کا اِنتِظار کرنا عِبادَت ہے۔[۸]

11 صَبْر مومِن کا بہترین ہتھیار ہے۔[۹]

---

[۱]......فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۳/ ۲۴۳، تحت الحدیث: ۳۰۹۹

[۲]......حلیۃ الاولیاء، زبید بن حارث الایامی، ۵/ ۳۸، حدیث: ۶۲۳۵

[۳]......شعب الایمان، باب القول فی زیادۃ الایمان و نقصانہ...الخ، ۱/ ۷۰، حدیث: ۳۹

[۴]......مستدرک، کتاب التفسیر، ۱۳۸۸-مارزق عبد خیرلہ...الخ، ۳/ ۱۸۷، حدیث: ۳۶۰۵

[۵]......حلیۃ الاولیاء، ۴۱۵-ابو مسعود الموصلی، ۸/ ۳۲۱، حدیث: ۱۲۳۵۲

[۶]......جامع صغیر، ص۳۳۵، حدیث: ۳۸۶۸

[۷]......مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس...الخ، ۲/ ۲۸۰، حدیث: ۲۸۵۷

[۸]......شعب الایمان، السبعون من شعب الایمان...الخ، ۷/ ۲۰۴، حدیث: ۱۰۰۰۳

[۹]......مسند الفردوس، باب النون، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۶۷۸۷

⑫ صبر کرنے والے کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں۔[1]

⑬ آنکھیں چلی جانے پر صَبْر کرنے کی جزا جنّت ہے۔[2]

⑭ صَبْر افضل ترین عَمَل ہے۔[3]

⑮ فتنے کی شِدّت پر صَبْر کرنے والے کو قِیامت کے دن نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعَت نصیب ہو گی۔[4]

⑯ لوگوں سے میل جول رکھنے والا اور ان کی طرف سے پہنچنے والی اذیتوں پر صَبْر کرنے والا اُن مسلمانوں سے اَفْضَل ہے جو ایسے نہیں ہیں۔[5]

⑰ صَبْر کرنے اور اپنا مُحَاسَبہ کرنے والے کو **اللہ** پاک حِساب کے بغیر جنّت میں داخِل فرما دے گا۔[6]

⑱ صَبْر بھلائیوں کے خَزانوں میں سے ایک خَزانہ ہے۔[7]

⑲ صَبْر رضا کا نام ہے۔[8]

[1]......ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، ص ۵۷۰، حدیث: ۲۳۹۸ مفھومًا

[2]......بخاری، کتاب المرضٰی، باب فضل من ذھب بصرہ، ۱۴۳۳، حدیث: ۵۶۵۳

[3]......شعب الایمان، السبعون من شعب الایمان... الخ، ۷/ ۱۲۲، حدیث: ۹۷۱۰

[4]......شعب الایمان، السبعون من شعب الایمان... الخ، ۷/ ۱۲۴، حدیث: ۹۷۲۱

[5]......ترمذی، ابواب صفة القیامة... الخ، ص ۵۹۲، حدیث: ۲۵۰۷ مفھومًا

[6]......معجم کبیر، ۲/ ۳۲۳، حدیث: ۳۱۱۴

[7]......موسوعة ابن ابی دنیا، الصبر، ۴/ ۲۲، حدیث: ۱۶

[8]......موسوعة ابن ابی دنیا، الصبر، ۴/ ۲۸، حدیث: ۴۰

⑳ تمہارے بعد صبر کے دن آ رہے ہیں جو اُن دنوں میں صبر کرلے گا گویا ہاتھ میں آگ کا انگارہ لے گا۔ اُن دنوں میں جو نیک اعمال کرے گا اس کو 50 آدمیوں کے اَعمالِ صالحہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ صحابہ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان لوگوں میں سے 50 آدمیوں کے اعمالِ صالحہ کا اجر اس کو ملے گا یا ہم صحابہ کے 50 آدمیوں کے اَعمالِ صالحہ کا ثواب اس کو ملے گا؟ ارشاد فرمایا: تم (صحابہ) میں سے 50 آدمیوں کے اَعمالِ صالحہ کا ثواب اس کو ملے گا۔[1]

㉑ جب اللہ پاک مخلوق کو جَمْع فرمائے گا تو ایک مُنادی ندا کرے گا: صبر والے کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کی تعداد بہت کم ہو گی۔ جب یہ جلدی سے جَنَّت کی طرف بڑھیں گے تو فرشتے ان سے مُلاقات کریں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جَنَّت کی طرف جا رہے ہو، تم کون ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم صَبْر والے ہیں۔ فرشتے کہیں گے: تمہارا صَبْر کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے ہم اللہ پاک کی اِطاعَت پر اور اس کی نافرمانی سے صَبْر کرتے تھے۔ پس ان سے کہا جائے گا: جَنَّت میں داخِل ہو جاؤ اور اچھے عَمَل والوں کا ثواب کتنا اچھّا ہے۔[2]

㉒ جسے 4 چیزیں عطا کی گئیں اسے دنیا و آخِرت کی بھلائی عَطا کی گئی: ① شکر کرنے والا دل ② ذِکْر کرنے والی زبان ③ شوہَر کے مال و جان میں خِیانَت نہ کرنے والی بیوی ④ اور

[1]......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المائدۃ، ص۷۰۷، حدیث:۳۰۵۸ مفهومًا

[2]......موسوعة ابن ابی دنیا، الصبر، ۴/۲۲، حدیث:۵

مَصَائِب پر صبر کرنے والا بَدَن۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کے دن صابرین کیلئے انعام واکرام کی بارشیں

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! آپ نے صَبْر سے متعلِّق فرامینِ اِلٰہی و فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صَبْر کی اَقسام، نیز صبر کرنے کے فضائل و فوائد مُلاحَظہ کئے، اب دنیا میں مشکلات و مَصَائِب پر صَبْر کرنے والوں کو قِیامَت کے دن ملنے والے زَبَرْدَست اجر وثواب جان کر اپنے قُلُوب واَذہان کو مزید روشن کیجئے۔ چُنَانْچِہ،

فقیہ اَبُو اللَّیْث نصر بن محمد سمرقندی رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ **قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ**[2] میں ایک رِوایَت نَقْل فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: قِیامَت کے دِن جب منادی ندا کرے گا کون ہے جس کا **اللّٰہ** پاک پر قَرض ہے؟ تو مَخلُوق کہے گی: ایسا کون ہے جس کا قَرض **اللّٰہ** پاک پر ہو؟ فرشتے کہیں گے: وہ جسے (دنیا میں) ایسی مُصِیبَت میں مُبْتَلا کیا گیا جس سے اس کا دِل غمگین ہوا، آنکھوں سے آنسو بہے لیکن اس نے ثواب کی اُمّید پر **اللّٰہ** پاک کی رضا کے لئے صَبْر کیا آج وہ کھڑا ہو جائے اور **اللّٰہ** پاک سے اپنا اَجر لے لے۔ چُنَانْچِہ،

---

[1] ......موسوعۃ ابن ابی دنیا، الصبر، ۴/۲۷، حدیث: ۳۴

[2] ......اس کتاب کا ترجمہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے **نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں** کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

(دنیا میں)مُصِیبت و آفات میں مُبْتَلا ہونے والے بہت سے لوگ کھڑے ہو جائیں گے، فرشتے کہیں گے: دعویٰ بغیر دلیل کے (مُعْتَبَر) نہیں ہوتا، تم اپنے نامۂ اَعمال ہمیں دکھاؤ۔ فرشتے نامۂ اَعمال دیکھیں گے تو جس کے نامۂ اَعمال میں (اللہ پاک کی ناراضی والا) غصہ اور فُحْش کلام پائیں گے تو اس سے کہیں گے: چل بیٹھ جا! تو صَبْر کرنے والوں میں سے نہیں۔ اسی طرح جب عورت کے نامۂ اَعمال میں غصہ کرنا پائیں گے تو اُسے بھی ان لوگوں میں سے واپس بھیج دیں گے اور صابِر مردوں اور صابِر عورتوں کو لیں گے اور انہیں عَرْش کے نیچے لے جا کر بارگاہِ رَبُّ الْعِزَّت میں عَرْض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ تیرے صابِر بندے ہیں۔ اللہ پاک فرمائے گا: ان سب کو شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی (جنّت میں ایک دَرَخْت کا نام ہے) کے پاس لے جاؤ۔ وہ انہیں ایسے دَرَخْت کی طرف لے جائیں گے جس کی جڑ سونے کی اور پتے چاندی کے ہوں گے اور اس کا سایہ اِتنا وسیع ہو گا کہ ایک گُھڑسوار اس کے نیچے سو سال تک چلتا رہے، صَبْر کرنے والے اس کے سائے میں بیٹھ جائیں گے۔ اللہ پاک یکے بعد دیگرے ہر مرد و عورت پر تجلّی فرمائے گا اور اِن سے اس طرح اِرشاد فرمائے گا جیسے کوئی دوست اپنے دوست سے گفتگو کرتا ہے: اے میرے صابِر بندو! میں نے تمہیں آزمائش میں اس لئے نہ ڈالا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے بلکہ اس لئے کہ تمہیں اپنی بارگاہ میں عزّت دوں، میں نے چاہا کہ دنیا میں تمہیں آزمائش میں ڈال کر تمہارے گناہوں کو مٹا دوں اور جن دَرَجات تک تم اپنے اَعمال کے ذَرِیعے نہیں پہنچ سکتے تھے (مُصِیبت میں

مُبْتَلا کرکے) تمہیں وہ بلند دَرَجات عطا کردوں، تم نے میری رضا کی خاطر صَبْر کیا اور مجھ سے حیا کی اور میرے فیصلے پر غصے کا اِظْہار نہیں کیا تو آج میں تم سے حَیا کرتے ہوئے نہ تمہارے لئے میزان رکھوں گا اور نہ تمہارے نامۂ اَعمال کو کھولوں گا۔ (قرآنِ کریم میں ہے:)

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)	ترجمۂ کنز الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

لِہٰذا میں تم سے حِساب نہ لوں گا۔ پھر **اللہ پاک** فُقَرا سے اس طرح اِرشَاد فرمائے گا: **اے میرے فُقَرا بندو!** میں نے تمہیں فَقْر میں تمہاری عزّت کم کرنے کے لئے مُبْتَلا نہ کیا تھا اور نہ ہی میرے نزدیک دنیا (کے مال و دولت) کی کچھ اَہمِیّت و عزّت ہے اور میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ جو کوئی دنیا کی کسی چیز کا مالِک ہوا، میں اُس سے اس کا حِساب لوں گا اور اس سے پوچھوں گا: اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خَرْچ کیا؟ میں نے تمہارے لئے فقر کو پسند کیا تاکہ تم سے حِساب آسانی سے لیا جائے اور تمہیں پورا پورا اَجر و ثواب دیا جائے اور جس نے دنیا میں تم فُقَرا کو ایک گھونٹ پانی پلایا، ایک لقمہ بھی کھلایا یا پُرانا پھٹا ہوا کپڑا ہی پہنایا وہ آج (بروزِ قِیامت) تمہاری شَفَاعَت میں ہے۔

پھر **اللہ پاک** اس عورت سے جس کا بچّہ فوت ہو گیا تھا اس طرح اِرشَاد فرمائے گا: اے میری بندی! میں تیرے بچے کی موت کا فیصلہ لوحِ محفوظ میں کر چکا تھا اور جب میں نے اس کی رُوح قَبْض کی تو تیرے دل نے جَزَع فَزَع نہ کیا اور نہ ہی تیرا سینہ تنگ ہوا تو سُن!

آج میری رضا و خوشنودی کی تجھے خوشخبری ہو اور تجھے اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے زِنْدَگی والے گھر یعنی جَنَّت میں اِکٹھّا کر دیا گیا جہاں جہاں نہ موت ہے اور نہ ہی غم و ملال اور ایسے مقام میں کہ جہاں سے کبھی نکلنا نہیں۔

پھر اللہ پاک نابیناؤں، کوڑھ، جزام اور ہر طرح کی بیماری والوں کی بھی دل جوئی فرمائے گا اور وہ اپنا اجر پا کر انتہائی خوش ہوں گے، ان کے لئے ایسے جھنڈے ہوں گے جیسے حکما و اُمرا کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ تو جس نے ایک بلا پر صبر کیا ہو گا اس کے لئے ایک جھنڈا لہرایا جائے گا اور جس نے دو قسم کی بلاؤں پر صَبْر کیا ہو گا اس کے لئے دو جھنڈے اور جس نے تین قسم کی مصیبتوں پر صَبْر کیا ہو گا اس کے لئے تین جھنڈے گاڑھے جائیں گے اور جو اس سے زِیادَہ بلاؤں میں مُبْتَلا ہو گا اس کے لئے اُسی قدر جھنڈے بلند کئے جائیں گے۔ فرشتے ان کو عُمْدَہ قسم کی سواریوں پر سوار کر کے ان کے سامنے جھنڈے لہراتے ہوئے جَنَّت کی طرف لے چلیں گے تو لوگ ان کو دیکھ کر کہیں گے: کیا یہ شُہَدا اور اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں؟ فرشتے کہیں گے: **اللہ پاک کی قسم!** یہ شُہَدا ہیں نہ اَنْبِیا عَلَیْہِمُ السَّلَام بلکہ یہ تو عام لوگ ہیں جنھوں نے دنیا کے مَصَائِب پر صَبْر کیا اور آج کے دن نجات پا گئے۔

لوگ تمنّا کریں گے: کاش! ہم بھی مصائب و آلام کی سختیوں میں مُبْتَلا ہوئے ہوتے اور ہمارے گوشت قینچیوں سے کاٹے جاتے تاکہ ہمارے لئے بھی ان کے ساتھ حِصّہ ہوتا۔ پھر جب وہ (صابِر) لوگ جَنَّت کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو (جَنَّت پر مُقَرَّر

فرشتے حضرت سَیِّدُنا) رضوان عَلَیْہِ السَّلَام آکر پوچھیں گے: یہ کون ہیں؟ فرشتے (حضرت سَیِّدُنا) رضوان عَلَیْہِ السَّلَام سے کہیں گے: دروازہ کھولئے۔ حضرت سَیِّدُنا رضوان عَلَیْہِ السَّلَام اِسْتِفْسار کریں گے: اِن کا حِساب کس وَقْت ہوا، انہوں نے کب نَجات پائی حالانکہ ابھی تو چندلوگ ہی قبروں سے اُٹھے ہیں اور ابھی تک تو **اللہ** پاک نے نامۂ اَعمال بھی نہیں کھلوائے اور نہ ہی میزان رکھا ہے؟ ملائکہ کہیں گے: یہ صَبْر کرنے والے ہیں ان پر حِساب نہیں، اے رِضوان! ان کے لئے جَنَّت کا دروازہ کھول دیجئے تاکہ یہ چین وسُکُون کے ساتھ اپنے مَحلّات میں بیٹھیں۔ تب (حضرت سَیِّدُنا) رضوان عَلَیْہِ السَّلَام ان کے لئے جَنَّت کے دروازے کھولیں گے، تو وہ اپنے جنتی گھروں میں داخل ہو جائیں گے، خُدَّام کلمہ پڑھتے اور تکبیر کہتے ہوئے خوشی ومَسَرَّت سے ان کا اِسْتِقْبال کریں گے، پھر وہ 500 سال تک جَنَّت کے بلند دَرَجات پر فائز رہیں گے اور مَخْلُوق کے حِساب سے فارِغ ہونے تک ان کا مُشاہَدہ کرتے رہیں گے، تو صَبْر کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی: **یَا رَسُوْلَ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سی چیز میزان کو بھاری کردے گی؟ سَیِّدُ الصَّابِرِین، اِمامُ الشَّاکِرِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **صبر اور جس کا صَبْر جتنا زِیادہ ہو گا اس کے لئے پُلِ صراط اتنا ہی چوڑا ہو گا۔**[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ......قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون، الباب السادس فی عقوب النائحۃ، ص ۳۹۴

بے صبری کے نقصانات

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! مَصائِب و تکالیف، مشکلات اور نیکی کی راہ میں صَبْر کرنے کی جہاں کثیر دینی و دُنیاوی برکات ہیں وہیں بے صبری کے نقصانات بھی بہُت زیادہ ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے فرمایا: مُصِیبَت ایک ہوتی ہے لیکن جب وہ کسی پر پہنچے اور وہ صَبْر نہ کرے تو 2 مصیبتیں بن جاتی ہیں، ایک تو وُہی مُصِیبَت اور دُوسری مُصِیبَت صَبْر کے اجر کا ضائع ہونا اور یہ مُصِیبَت پہلی سے بڑھ کر ہے۔

1. بے صبری کا ایک بہُت بڑا نُقْصان یہ ہے کہ صَبْر کرنے سے جو اَجْر و ثواب ہمیں حاصِل ہونا تھا بے صبری کی وجہ سے اس سے محرُوم ہو جاتی ہیں۔
2. بعض اوقات بے صبری گناہ بھی کروا دیتی ہے مَثَلًا کسی کی بات سے ہمیں دُکھ پہنچا تو صَبْر سے کام لے کر ثواب کمانے کے بجائے ہم نے ہاتھوں ہاتھ اس کا بَدْلَہ لے لیا اور بد اخلاقی سے پیش آئیں یا پھر دل میں کینہ و بُغْض کو جگہ دیدی تو بھی نُقْصان ہمارا ہی ہو گا۔
3. بعض اوقات بے صبری کفر تک لے جاتی ہے مَثَلًا کسی قریبی عزیز کی فوتگی پر یہ کہنا کہ اللّٰہ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا یا اس طرح کہنا کہ اللّٰہ کو اس کی ضرورت تھی جو اسے اپنے پاس بلا لیا وغیرہ وغیرہ۔
4. بے صَبْری کرنے والیوں کو مُعاشَرے میں کوئی اچھا نہیں سمجھتا۔
5. بے صبری کرنے والی اسلامی بہنیں عموماً دوسری اِسلَامی بہنوں کو مَدَنی ماحول کے قریب

لانے میں ناکام ہو جاتی ہیں۔

6 بے صبری کا مُظاہَرہ کرنے والی اسلامی بہنیں چونکہ اَنْجام کی طرف تَوَجُّہ کئے بغیر کسی بھی کام کو سر اَنْجام دینے کیلئے بے تاب ہوتی ہیں لہٰذا حُسْنِ تدبیر سے مَحْرُوم ہو جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن کاموں کا اَنْجام باعثِ نُقْصان ہے وہ کرگزریں گی اور بعد میں پچھتائیں گی۔

7 صَبْر سے مَحْرُوم اسلامی بہنیں عموماً عُجْلَت پسند (یعنی جلد باز) ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اکثر بے جا پریشانی و بے سکونی کا شِکار رہتی ہیں۔

8 بے صبری سے مُصِیْبَت دور ہونے کے بجائے زِیادَہ ہوتی ہے۔[1]

9 مُصِیْبَت کے وَقْت بے صبری مُصِیْبَت سے زِیادَہ بدتر مُصِیْبَت ہے۔[2]

10 بے صبری **اللہ** پاک کی اِطَاعَت کا جذبہ کم کر دیتی ہے۔

11 بے صبری کرنے والیاں قَنَاعَت کی دولت سے مَحْرُوم ہو جاتی ہیں۔

12 بے صبری کرنے والیوں کے کاموں میں مَدَدِ الٰہی شامِل نہیں ہوتی۔

13 بے صبری کرنے والیاں عِلْم و حِلْم سے مَحْرُوم رہتی ہیں۔

14 بے صبری کرنے والیاں حُکْمِ الٰہی سے اِعْرَاض کرتی ہیں۔

15 بے صبری کرنے والیاں تقویٰ و پرہیز گاری سے مَحْرُوم رہتی ہیں۔

---

[1] ......فیضانِ ریاض الصالحین، صبر کا بیان، ۱/ ۳۷۴ ماخوذاً

[2] ......منهاج العابدین، العقبة الرابعة، فصل نصائح فی التوكل... الخ، ص ۲۹۳

⑯ بے صبری سے دِین پر ثابِت قَدَمی مُشکِل ہو جاتی ہے۔

⑰ بے صبری سے مُعاشَرتی بُرائیوں سے بچنا مُشکِل ہو جاتا ہے۔

⑱ بے صبری انسان کو رَحمتِ الٰہی سے نااُمّید کر دیتی ہے۔

⑲ بے صبری سے لڑائی جھگڑے کا اندیشہ رہتا ہے۔

بے صبری کے علاج

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! جب بھی مُصِیْبت آئے گھبرا کر بار گاہِ خُداوندی میں حاضِر ہو کر خوب توبہ واِستِغفار کیجئے اور اپنے آپ کو سراپا خطا تَصَوُّر کرتے ہوئے ہر حال میں خُدائے ذُوالجلال کا شُکْر ادا کیجئے کہ میں تو سَخْت ترین مُجْرِم ہونے کے سَبَب شدید عذاب کی حقدار ہوں مجھ پر آئی ہوئی مُصِیْبت اگر میرے گناہوں کی سزا ہے تو میں بہُت ہی سَستی چُھوٹ رہی ہوں ورنہ دُنیا کے بجائے آخِرت میں جہنّم کی سزا ملی تو میں کہیں کی نہ رہوں گی۔[1]

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی | ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! مُصِیْبت پر صَبْر کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور خصوصاً مدینے والے مصطفےٰ، سردارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ پر آنے والے مَصائِب و آلام یاد کئے جائیں۔ مزید یہ کہ

[1] ......خود کُشی کا علاج، ص ۳۰ بتصرف

[2] ......وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۸۵

صَبْر کرنے والوں کو قِیامَت کے دن اللہ پاک کی طرف سے جو عَظِیْمُ الشَّان اَجر وثواب عطا کیا جائے گا اُس پر نَظَر کی جائے۔ جیسا کہ تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِیْن میں ہے: کسی بزرگ نے سَیِّدُنا حسن بن ذَکوان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اِن کی وفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا: کون سی قبریں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا: دُنیا میں مُصِیْبَت اُٹھانے والوں کی۔ [1]

صَبْر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مُصِیْبَت زَدہ کے بارے میں غور کیا جائے اِس طرح اپنی مُصِیْبَت ہلکی مَحْسُوس ہو گی اور صبر کرنا آسان ہو گا۔ [2]

اِمَامُ الصَّابِرِین، سَیِّدُ الشَّاکِرِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: دو۲ خصلتیں ایسی ہیں جس میں یہ ہوں گی اللہ پاک اُسے اپنے نزدیک صابِر و شاکِر لکھ دے گا اور جس میں نہ ہوں گی اسے صابِر و شاکِر نہیں لکھے گا۔ اِن میں سے ایک عادت یہ ہے کہ وہ دِین کے مُعَامَلے (یعنی عِلْم و عَمَل) میں اپنے سے بَرتَر کی طرف نظر کرے اور اُس کی پَیْرَوِی کرے۔ دُوسری یہ کہ دُنیا کے مُعَامَلے میں اپنے سے کم تَر کی طرف دیکھے اور اس بات پر اللہ پاک کی حَمد بیان کرے کہ مجھے دوسرے شخص پر فضیلت ملی ہے تو اللہ اسے شاکر و صابر لکھ دیتا ہے۔ مگر جو اپنے دین میں اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے برتر کو دیکھے اور اس بات پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا تو اللہ پاک اسے صابِر و شاکِر نہیں لکھتا۔ [3]

[1] ......تنبیہ المغترین، الباب الثالث من جملۃ اخری من الاخلاق، ص ۱۴۱ ملتقطًا

[2] ......خود کشی کا علاج، ص ۳۴

[3] ......ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ... الخ، ۵۳-باب، ص ۵۹۳، حدیث: ۲۵۱۲

اللہ پاک حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَبْر کے صَدْقے ہمیں بھی مَصَائِب و آلام میں صَبْر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بے صبری سے مَحْفُوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیطان مُسَلَّط ہے افسوس! کسی صورت
اب صبر گناہوں پر سرکار نہیں ہوتا
اے رب کے حبیب آؤ! اے میرے طبیب آؤ
اچّھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آدابِ صبر

❁ جب مُصِیْبَت پہنچے تو اسی وَقْت صَبْر و اِسْتِقْلَال سے کام لیا جائے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا انس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایَت ہے، حضور اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: صَبْر صَدْمَہ کی اِبْتِدا میں ہوتا ہے۔[2]

❁ مُصِیْبَت کے وَقْت اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا جائے، جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا عَمَل اوپر گزرا ہے کہ انہوں نے اپنے شوہر کے اِنْتِقَال پر اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔

❁ مُصِیْبَت آنے پر زَبان اور دیگر اَعْضَا سے کوئی ایسا کلام یا فعل نہ کیا جائے جو شَرِیْعَت کے خِلاف ہو جیسے زَبان سے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں شِکْوَہ و شِکَایَت کے کلمات بولنا، سینہ پیٹنا

[1] ......وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۱۶۳
[2] ......بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ص ۳۶۳، حدیث: ۱۲۸۳

www.dawateislami.net

اور گریبان چاک کرلینا وغیرہ۔

❁ صَبْر کی بہترین صُورَت یہ ہے کہ مُصِیبَت زدہ پر مُصِیبَت کے آثار ظاہِر نہ ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صبر کے متعلق ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! شَیخِ طَرِیقَت، اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کُتُب و رسائل اور مدنی مذاکروں میں صَبْر کے مُتَعَلِّق ملفوظات شریف فرماتے ہی رہتے ہیں۔ چُنانْچِہ ذیل میں آپ کی کُتُب و رسائل اور مدنی مذاکروں سے ماخوذ چند اہم باتیں ضروری ترمیم کے بعد پیشِ خِدمت ہیں:

1. پریشان حال کو چاہیے کہ اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہے اور اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے دل ہی دل میں کہے کہ شہیدان وآسیرانِ کربلا پر جو مصیبتیں آئی تھیں وہ یقیناً مجھ پر آنے والی مصیبتوں سے کروڑوں گُنا زیادہ تھیں مگر اُنہوں نے ہنسی خوشی بَرْداشت کیں اور صَبْر کر کے جنّت کے حق دار بنے۔ میں کہیں بے صبری کر کے آخرت کی سَعادَت سے محْروم نہ ہو جاؤں۔ یقیناً یقیناً یقیناً دُنیوی پریشانیوں، تنگدستیوں، بیماریوں وغیرہ میں صَبْر کرنے والوں کیلئے آخِرت کی خوب خوب راحت سامانیاں ہیں۔[1]

2. اللہ پاک مصیبتیں دے کر آزماتا ہے تو جس نے ان میں بے صبری کا مظاہرہ کیا، واویلا مچایا، ناشکری کے کَلِمات زَبان سے ادا کئے یا بیزار ہو کر مَعَاذَ اللہ خودکُشی کی راہ لی، وہ

[1] ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۲۲

www.dawateislami.net

اِس امتحان میں بُری طرح ناکام ہو کر پہلے سے کروڑہا کروڑ گنا زائد مصیبتوں کا سزاوار ہو گیا۔ بے صبری کرنے سے مُصِیبت تو جانے سے رہی، اُلٹا صَبْر کے ذَرِیعہ ہاتھ آنے والا عظیمُ الشّان ثواب ضائع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بہُت بڑی مُصِیبت ہے۔[1]

3 کیسی ہی مُصِیبت آجائے اس کی اذیّت اور اس کے بڑے ہونے پر نظر رکھنے کے بجائے اس پر ملنے والے ثوابِ آخِرت پر غور کیجئے۔ اِنْ شَآءَ الله اِس طرح صَبْر کرنا آسان ہو جائے گا اور اگر آپ صَبْر کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو بروزِ قِیامت اس کے ایسے عظیمُ الشّان ثواب کے حق دار ہو جائیں گی جس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔[2]

4 مُصِیبت آنے پر دل کو اللہ پاک سے ڈرانے، صَبْر پر اِسْتِقامَت پانے اور غَلَط قدم اُٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے توبہ واِسْتِغْفار کرتے ہوئے یہ ذِہن بنایئے کہ ہم پر جو مُصِیبت نازِل ہوئی ہے اُس کا سَبَب ہمارے اپنے ہی کرتُوت ہیں جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الشُّوریٰ کی 30 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے: **وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾** ترجَمۂ کنزُالایمان: اور تمہیں جو مُصِیبت پہنچی وہ اس کے سَبَب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہُت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔[3]

5 صَبْر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مُصِیبت زدہ کے بارے

---

[1] ......خود کشی کا علاج، ص ۲۱

[2] ......خود کشی کا علاج، ص ۲۴ بتصرف قلیل

[3] ......خود کشی کا علاج، ص ۲۸

میں غور کیا جائے اس طرح اپنی مُصِیبت ہلکی محسوس ہوگی اور صَبْر کرنا آسان ہوگا۔[1]

6 مُصِیبت پر صَبْر کو آسان بنانے کا ایک عَمَل یہ بھی ہے کہ اس طرح اپنا ذِہن بنایا جائے کہ یہ مُصِیبت قلیلُ الْمدّت، عارِضی اور ہلکی ہو کر جلد ختم ہو جانے والی ہے مگر صَبْر کی صُورت میں ملنے والا اجر وثواب کبھی خَتم نہ ہو گا۔ لہٰذا صَبْر ہی میں بھلائی ہے۔ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُصِیبت جب نازِل ہوتی ہے تو بڑی ہوتی ہے پھر آہِستہ آہِستہ چھوٹی ہوتی جاتی ہے۔ اس کا واقِعی بہُت سوں کو تجرِبہ ہو گا مَثَلاً جب کوئی ٹینشن آتی ہے تو انسان دم بخود رہ جاتا اور نیند اُڑ جاتی ہے! پھر آہستہ آہِستہ عادی ہو جاتا ہے۔ اِس کو اِس مثال سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: کوئی مزے سے .T.V پر بیہودہ ڈرامہ دیکھ رہا ہو کہ یکایک اُس کی آنکھوں کے دونوں چَراغ گُل ہو جائیں، یقیناً وہ رو رو کر آسمان سر پر اُٹھالے گا جبکہ جو پہلے سے نابینا ہوتا ہے وہ ہنسی مذاق سب کچھ کر رہا ہوتا ہے۔ کیوں؟ اِس لئے کہ اِس کے لئے نابینا ہونا پُرانی بات ہو چکی ہے! اِس سے زِیادہ واضِح مثال جس سے سب کو واسِطہ پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ گھر میں میّت ہو جائے تو رونا دھونا مچ جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے سب غم غَلَط ہو جاتے اور خوشیوں، دھما چوکڑیوں، نیز شادیوں کا سلسلہ از سرِ نو شروع ہو جاتا ہے۔[2]

عمر بھر کون کسے یاد کرتا ہے! | وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں

[1] ......خودکشی کا علاج، ص ۳۴

[2] ......خودکشی کا علاج، ص ۳۹

7 مُصِیبت پر صَبْر کیلئے خود کو تیّار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کر کے صَبْر کا عزم کر لیا جائے۔ مَثَلًا یہ تصوُّر کر لیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فوتگی ہو گئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ میں صَبْر کروں گی یا میرے اندر کوئی مُسْتَقِل جسمانی عیب پیدا ہو گیا مَثَلًا لنگڑی، کانی یا اچانک اندھی ہو گئی یا کسی نے جھاڑ دیا، دل آزاری کر دی تو صَبْر کر کے اَجْر حاصِل کروں گی۔ اگر واقعی مُصِیبت آ بھی جائے تو پھر اپنے عَزْمِ صَبْر پر قائم رہا جائے۔[1]

8 ربُّ الانام کے ہر کام میں حکمتیں ہی حکمتیں ہوتی ہیں۔ تکلیف پر صَبْر کر کے اَجْر حاصِل کرنا چاہئے کیوں کہ آفات و بَلِیّات کَفّارۂ سَیِّآت اور باعِثِ ترقّیِ دَرَجات ہوتی ہیں۔[2]

9 تکالیف پر شِکوہ کرنے کے بجائے صَبْر کی عادَت بنانی چاہئے کہ شِکایَت کرنے سے مُصِیبت دُور نہیں ہو جاتی بلکہ بے صبری کرنے سے صَبْر کا اَجر ضائع ہو جاتا ہے۔ بِلا ضَرورت مُصِیبت کا اِظہار کرنا بھی اچّھی بات نہیں۔[3]

10 کسی مردِ صالِح سے جب ان کے بال بچّوں نے کہا: آج کی رات کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ فرمایا: ہمارا ایسا مقام نہیں کہ **اللہ** پاک ہمیں بھوکا رکھے! یہ دَرَجہ تو وہ اپنے وَلیوں کو عطا فرماتا ہے۔ مشائخ میں سے بعض کا یہ حال تھا کہ انہیں جب تنگدستی پیش آتی تو

[1] ......خودکشی کا علاج، ص ۴۸ بتصرف قلیل

[2] ......کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۲۶

[3] ......کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۲۹

فرماتے، مرحبا! اے شعارِ صالحین! (یعنی اے غُربت و فاقہ مستی! تُو تو اَھلُ اللہ کی نشانی ہے تجھے خوش آمدید کہ ہمارے پاس تیری تشریف آوری ہو گئی)[1]

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتا | جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

⑪ مُصِیْبَت پر صَبْر کی ایک صُورت یہ ہے کہ کسی سے اِس کا اِظْہار نہ کیا جائے۔[2]

⑫ صبرِ جمیل یہ ہے کہ زبان بند اور حال و احوال سے تکلیف کا اِظہار نہ ہو ❋ حقیقی مُصِیْبَت آخِرت کی ہے ❋ ہم مُصِیْبَت پروف نہیں ہو سکتے، یہ تو دُنیا میں آتی ہی ہیں ❋ بڑھاپا ایسی مُصِیْبَت ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔[3]

⑬ کوئی کسی بھی ناگوار انداز میں سوال کرے، ہمیں صَبْر و تحمُّل سے اِس کا اَحسن (اچھے) انداز میں جواب دینا چاہئے۔[4]

⑭ ہمیں ہر آزمائش پر صَبْر اور ہر نِعْمَت پر شُکْر ادا کرنا ہے۔[5]

⑮ بیماری پر صبر کرنے سے صبر کا ثواب ملتا ہے۔[6]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1]......روض الریاحین، ص ۱۸

[2]......مدنی مذاکرہ، ۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 3 نومبر 2014ء

[3]......مدنی مذاکرہ، ۲۶ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق 17 جنوری 2015ء

[4]......مدنی مذاکرہ، ۸ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 28 جنوری 2015ء

[5]......مدنی مذاکرہ، ۶ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ بمطابق 18 دسمبر 2015ء

[6]......مدنی مذاکرہ، ۳ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 13 جنوری 2016ء

حُصُولِ صبر میں رکاوٹیں

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! زِنْدَگی بلاشبہ ایک ایسا سَفَر ہے، جس میں کوئی لمحہ ہمارے لئے خوشیوں کا باعث ہوتا ہے تو کوئی غم کا، کبھی خوشیوں اور شادمانیوں کی بارش برستی ہے تو کبھی مصیبتوں کی آندھیاں چلتی ہیں۔ ان خوشیوں کی بارشوں اور غموں کی آندھیوں کا ہدف کبھی ہماری ذات آتی ہے تو کبھی گھربار و دیگر رشتے دار۔ ہمارا دین چونکہ زندگی کے ہر ہر شعبے میں ہماری رَاہ نُمائی کرتا ہے، اس لئے اس نے ہمیں مصیبتوں میں صَبْر اور خوشیوں میں **اللہ** پاک کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مومن کا مُعَاملہ کتنا عجیب ہے کہ اس کے لئے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے، اگر اسے خوشی پہنچے اور شکر کرے تو یہ اس کے لئے خیر ہے اور اگر مُصِیبَت پہنچے اور اس پر صَبْر کرے تو یہ بھی اس کے لئے خیر ہی ہے۔[1] صبر بظاہر تین حَرْفی لفظ ہے مگر اپنے اندر ہمّت و حوصلہ، تَحَمُّل و برداشت، خیر و بھلائی، نرمی و سکون اور اطمینان کی پوری کائنات سَموئے ہوئے ہے۔ مگر افسوس! آج ہم صبر سے بہت دور ہو چکی ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ایک تعداد ذِہنی دباؤ، ڈپریشن، شوگر اور بلڈ پریشر جیسے اَمراض میں مُبْتَلا ہو رہی ہے۔ یاد رکھئے! بڑے بڑے عقلمندوں کی بصیرت کے چراغ بے صبری کی وجہ سے گُل ہو جاتے ہیں، آج دینی و دُنْیَوی مُعَامَلات میں صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے کی وجہ سے ہر کوئی تباہی کی سمت جا رہا ہے،

[1] ......مسلم، کتاب الزھد و الرقائق، باب المومن امرہ کلہ خیر، ص ۱۱۴۴، حدیث: ۲۹۹۹

www.dawateislami.net

سینوں میں مَحبَّت و شَفْقَت کی جگہ بُغْض و کینہ نے لے لی ہے، ہر طرف عدمِ برداشت کی وجہ سے بے سکونی و بے اطمینانی کا دور دورہ ہے، آیئے! مُختَصَر طور پر ایک جائزہ لیتی ہیں کہ وہ کون سے مُحرِّکات و اسباب ہیں جو حُصُولِ صبر میں رُکاوَٹ کا باعث ہیں:

① ایمان و یقین کی کمزوری

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اللہ پر یقین و ایمان کی کمزوری بھی حُصُولِ صبر میں ایک بہت بڑی رُکاوَٹ ہے۔ چونکہ ایک رِوایَت میں ہے کہ اللہ پاک نے راحت و خوشی کو رضا و یقین میں جبکہ غم و پریشانی کو شک اور ناراضی میں رکھا ہے۔[1] لِہٰذا جس اسلامی بہن کا اس بات پر یقین پختہ ہو کہ اللہ پاک قادرِ مطلق ہے، موت و حیات اسی کے قبضۂ قُدرَت میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے زِنْدَگی دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے موت، تو وہ کبھی بھی کسی کے دنیا سے چلے جانے پر جزع فزع کا مُظاہَرہ کرے گی نہ صبر کا دامن اپنے ہاتھ سے چھوڑے گی۔ کیونکہ ایک حدیثِ قدسی میں ہے: جب میں اپنے مومن بندے سے اس کی کوئی دُنْیَوی مَحْبُوب چیز لے لوں، پھر وہ صَبْر کرے تو میرے پاس اس کی جزا جنّت کے سوا کچھ نہیں۔[2]

مَشْہُور شارِحِ حدیث، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ حدیث ہر پیاری چیز کو عام ہے، ماں باپ بیوی اولاد حتّٰی کہ فوت

[1] ......معجم کبیر، ۵/ ۱۵۲، حدیث: ۱۰۳۶۳

[2] ......بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ، ص ۱۵۸۲، حدیث: ۶۴۲۴

شُدہ، تندرستی وغیرہ جس پر بھی صَبْر کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ جنَّت پائے گا۔[1] چُنانچہ اس سے یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوئے کہ اولاد یا اس جیسی محبوب شے کے فوت ہو جانے پر اللہ پاک کی رِضا کے لئے ثواب کی اُمّید پر صَبْر کرنا چاہئے کہ اس صَبْر پر جنَّت کی بِشارت ہے۔ اللہ پاک کا بہت بڑا کرم ہے کہ وہ اپنی دی ہوئی چیز لے لے اور بندہ اس مُصِیْبَت پر ثواب کی نِیَّت سے صَبْر کرے تو اس کو جزا میں جنَّت عطا فرماتا ہے۔[2]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! بلاشبہ اس مُعَاملے میں ہماری بزرگ خواتین کی سیرت میں ہمارے لئے بہترین مثالیں موجود ہیں۔ چنانچہ ایک مثال پیشِ خِدْمت ہے:

حکایت ③: امانت واپس کر دی

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پوتے حضرت سَیِّدُنا قاسم بن محمد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ فوت ہو گئیں تو کِبار تابعین کرام میں سے حضرت سَیِّدُنا محمد بن کَعْب قُرَظی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے اور تَعْزِیَت کرتے ہوئے فرمانے لگے: بنی اسرائیل میں ایک عالِم ایسے تھے جو فقیہ ہی نہ تھے بلکہ عابد و مُجْتَہِد تھے، انہیں اپنی بیوی سے حد درجہ مَحَبَّت تھی، اچانک ان کی بیوی فوت ہو گئی تو انہیں نہایت دکھ ہوا، اسی افسوس میں انہوں نے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور لوگوں سے ملنا جلنا تک چھوڑ دیا، یہاں تک کہ کوئی بھی ان سے مل نہ سکتا تھا، ایک عورت کو یہ سب کچھ معلوم ہوا تو وہ ان کے ہاں آئی

[1] ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۵۰۵

[2] ...... فیضانِ ریاض الصالحین، صبر کا بیان، ۱/ ۳۵۷

اور کہنے لگی کہ مجھے ایک ایسا مسئلہ درپیش ہے جو میں صرف انہی سے پوچھنا چاہتی ہوں اور ایسا تبھی ممکن ہے کہ وہ مجھ سے ملاقات کریں۔ لوگوں نے خوب سمجھایا مگر وہ نہ مانی، آخر دیگر لوگ چلے گئے لیکن وہ وہیں بیٹھ گئی کہ جب تک مل کر مسئلہ نہ پوچھ لے گی یہاں سے نہ جائے گی، بالآخر کسی نے اندر جاکر ان عالِم صاحب کو ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا تو انہوں نے اس عورت کو اندر آنے کی اِجازت دیدی، اس عورت نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے ایک ایسا مسئلہ درپیش تھا جس کا جواب میں صرف آپ سے ہی پوچھنا چاہتی تھی۔ لہٰذا انہوں نے پوچھا: وہ مسئلہ کیا ہے؟ تو وہ بولی: میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور ادھار لیا تھا، وہ کافی عرصے سے میرے پاس ہے، میں خود بھی اسے پہنتی رہی اور دوسروں کو بھی استعمال کے لئے دیدیتی، اب میری پڑوسن مجھ سے وہ زیور واپس مانگ رہی ہے تو کیا میں اسے واپس دیدوں؟ وہ عالِم صاحب بولے: بخدا! ضرور واپس دیدو۔ وہ پھر بولی: مگر وہ زیور ایک طویل عرصے سے میرے پاس ہے۔ تو وہ بولے: پھر تو تجھے ضرور ان کی امانت انہیں واپس لوٹا دینا چاہئے کہ جب انہوں نے ایک عرصہ تک تجھے ادھار دے رکھی تھی۔ اب وہ عورت بولی: **اللہ** پاک آپ پر رحم فرمائے! تو پھر آپ اس بات پر افسردہ کیوں ہیں جو چیز **اللہ** پاک نے آپ کو عاریتاً دیکر واپس لے لی ہے، حالانکہ وہ یہ حق رکھتا ہے کہ اپنی چیز واپس لے لے۔ چنانچہ اس عورت کی نصیحت بھری بات سُن کر ان کی آنکھوں پر پڑا ہوا پردہ ہٹ گیا اور ہاتھوں ہاتھ ان کے دل کی دنیا بھی بدل گئی اور وہ پہلے کی طرح ہر خاص و

عام کو اپنے علم کی دولت سے مالا مال کرنے لگے۔ [1]

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مَغْفِرَت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح ایک عالِم صاحب اپنی زوجہ کی دنیا سے رُخصتی کے سَبَب تارِکُ الدنیا ہو گئے مگر **اللہ** پاک نے ان پر کرم فرمایا اور ایک عورت نے کس طرح انہیں صَبْر کی تلقین کی۔ بلاشُبہ بعض اَوقات بعض افراد کے فوت ہو جانے پر صبر کا دامن تھامے رہنا انتہائی مشکِل کام ہے، مگر یاد رکھئے یہ ناممکن نہیں جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے بطن سے حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ایک بچہ فوت ہو گیا۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے گھر والوں سے کہا: حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو ان کے بچّے کے اِنْتِقَال کی خَبَر نہ دینا، میں خود انہیں بتاؤں گی۔ جب حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ آئے تو حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے انہیں شام کا کھانا پیش کیا، انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا، پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے پہلے سے زیادہ اچھا بناؤ سنگھار کیا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان سے ازدواجی عَمَل کیا جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اپنی فطری خواہش بھی پوری کر لی ہے تو بولیں: اے ابو طلحہ! یہ بتائیں کہ اگر کچھ

[1] ......موطا امام مالک، کتاب الجنائز، باب جامع الحسبۃ فی المصیبۃ، ص ۱۳۵، حدیث: ۵۷۰

لوگ کسی کو عارِیَت کے طور پر کوئی چیز دیں پھر وہ اپنی چیز واپس لے لیں تو کیا وہ ان کو منع کر سکتے ہیں؟ حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: نہیں۔ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے کہا: تو پھر آپ اپنے بیٹے کے مُتَعَلِّق یہی گمان کر لیں۔[1] (کہ وہ ہمارے پاس اللہ پاک کی اَمانت تھا جو اس نے واپس لے لی یعنی اس کا اِنتِقال ہو چکا ہے۔)

اِمام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس رِوایت کے راوی کا کہنا ہے: اس واقعہ کے بعد میں نے ان کی اولاد میں 7 لڑکے مَسْجِد میں قرآنِ پاک کی تِلاوَت کرتے دیکھے۔[2] شیخ الحدیث حضرت علّامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس رِوایَت کے ضِمن میں تحریر فرماتے ہیں: **اسی رات میں حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کے حمل ٹھہر گیا اور ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبد اللہ رکھا گیا اور ان عبد اللہ کے بیٹوں میں بڑے بڑے علما پیدا ہوئے۔**[3]

مُشکِلوں میں دے صبر کی توفیق | اپنے غم میں فقط گُھلا یارب[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

② خدا و رسول کی محبت و رضا سے دوری

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! **اللہ** پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا سے دوری بھی صبر کے حُصُول میں ایک بڑی رُکاوَٹ ہے، کیونکہ جو کام **اللہ** پاک اور

[1] ......مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی طلحۃ الانصاری رضی اللہ عنہ، ص۹۵۷، حدیث: ۲۱۴۴

[2] ......احیاء علوم الدین، کتاب الصبر و الشکر، بیان مظان الحاجۃ الی الصبر... الخ، ۴/ ۹۰

[3] ......جنتی زیور، ص۵۱۶

[4] ......وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۸۰

www.dawateislami.net

اسکے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لئے کیا جائے تو اس پر اجر و ثواب کی اُمّید بھی ان سے ہی رکھنی چاہیے، مگر افسوس! آج کے پُرفِتن دور میں ہماری اَکْثَرِیَّت کی حالت یہ ہے کہ ہم نیکی کا کام تو کرتی ہیں مگر مَقْصُود رضائے خداوندی کا حُصُول نہیں بلکہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ ہماری تعریف کریں اور ہمیں نیکوکار سمجھیں، حالانکہ حضرت سَیِّدُنا **عبداللّٰہ** بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں کہ **اللّٰہ** پاک نے سب سے پہلی چیز لَوحِ مَحْفُوظ میں یہ لکھی کہ میں **اللّٰہ** پاک ہوں میرے سوا کوئی عِبَادَت کا مُسْتَحِق نہیں! محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کر لیا اور میری نازِل کی ہوئی مُصِیبَت پر صَبْر کیا اور میری نعمتوں کا شُکْر ادا کیا تو میں نے اس کو صِدّیق لکھا ہے اور اس کو صِدِّیقِین کے ساتھ اٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازِل کی ہوئی مُصِیبَت پر صَبْر نہیں کیا اور میری نعمتوں کا شُکْر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا مَعْبُود بنا لے۔[1]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! ہماری بزرگ خواتین کی سیرت کے مُطَالَعَہ سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ہمیشہ **اللّٰہ** پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کو پیشِ نَظَر رکھا اور اس مُعَاملے میں خواہ کتنی بھی بڑی مُصِیبَت کا سامنا کرنا پڑا انہوں نے ہِمَّت ہاری نہ اس کی پرواکی۔

[1] ......تفسیر قرطبی، پ٣٠، البروج، تحت الآیۃ ٢٢، ١٠/١٧٩

حکایت 4: بھائی کی مُثلہ شدہ لاش پر صبر

غزوۂ اُحُد میں جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو شہید کیا گیا اور کافروں نے ان کے ناک، کان کاٹ کر اور آنکھیں نکال کر شِکَم چاک کر دیا تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: میری پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو میرے چچا کی لاش پر مت آنے دینا ورنہ وہ اپنے بھائی کی لاش کا یہ حال دیکھ کر رنج وغم میں ڈوب جائیں گی، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے بھائی کو دیکھنے آئیں، تو حضرتِ سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: امی جان! رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو واپس جانے کا فرما رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مجھے خَبَر ملی ہے کہ میرے بھائی کا مُثْلہ کیا (یعنی کان اور ناک کو کاٹ دیا) گیا ہے۔ یہ اللّٰہ پاک کے راستے میں ہوا ہے ہمیں اس سے راضی رہنا چاہے۔ میں ضرور ضرور اس پر صَبْر کروں گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ حضرت سَیِّدُنا زبیر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خَبَر دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ان کو جانے دو حضرت سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ان کے پاس آئیں اور مَغْفِرَت کی دُعا کی۔ [1]

حکایت 5: صبر ورضا کی پیکر صحابیہ

حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مَرْوِی ہے کہ ایک انصاری صحابیہ رَضِیَ

[1] ......الاصابة، كتاب النساء، حرف الصاد، ١١٤١١-صفیه بنت عبد المطلب، ٨/ ٢٣٦

www.dawateislami.net

اللہُ عَنْہَا کے باپ، بھائی اور شوہر **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غزوہ اُحُد میں شریک ہوئے۔جب اِنہیں اُن کی شہادت کے بارے میں بتایا گیا تو اِنہوں نے پوچھا: **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے ہیں؟اِن سے کہا گیا کہ اے اُمِّ فلاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ خَیْرِیَّت سے ہیں جیسا کہ آپ پسند کرتی ہیں۔ اِس انصاری صحابیہ نے کہا: مجھے **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کروادو۔حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: صحابیہ کی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف رَہنمائی کی گئی یہاں تک کہ انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی اور کہا: **كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ** یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہوتے ہوئے ہر مُصِیْبت ہیچ ہے۔[1]

بڑھ کر اُس نے رُخِ اَنْور کو جو دیکھا تو کہا!
تو سَلامَت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رَنْج و اَلَم
میں بھی اور باپ بھی شوہَر بھی بَرادر بھی فِدا
اے شہِ دیں! ترے ہوتے کیا چیز ہیں ہم[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! آپ نے اِس انصاری صحابیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا صَبْر مُلاحَظہ کیا۔ **اللہ** اکبر! ایسی شیر دل اور بہادر صحابیہ کے صَبْر کا کیا کہنا؟ شوہر، باپ، بھائی، تینوں کے شہید ہونے سے دل پر صدمات کے تین تین پہاڑ گر پڑے لیکن صَبْر و رضا کی پیکر اس نیک

[1] ......سیرۃ ابن ھشام، غزوۃ احد، ۴۷/۳
[2] ...... سیرت مصطفٰے، ص ۸۳۲

سیرت صحابیہ کی کیسی مَدَنی سوچ تھی کہ زبان پر حَرْفِ شِکایَت لانا تو دَرکِنار چہرے پر غم کے اثرات بھی نہ تھے۔ اس لئے جب ہمارا بھی کوئی پیارا اِنْتِقال کر جائے تو ہمیں بھی جَزَع فَزَع کرنے، گال پیٹنے، شِکوہ شِکایَت کرنے اور غم کا اِظْہار کرنے کے بجائے اُخْرَوِی اِنْعامات کو پیشِ نَظَر رکھتے ہوئے صَبْر کا دامَن تھامے اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہئے اور دیگر گھر والوں کو بھی صَبْر کی ترغیب دِلانی چاہئے۔ آیئے! اب ایک ایسی حِکایَت مُلاحَظہ کرتی ہیں جس میں ایک صحابیہ نے محض اس لئے اپنے بچوں کی موت کی خبر کو چھپا لیا کہ انہوں نے یہ گوارا نہ کیا کہ ان کے گھر تشریف لائے ہوئے سرورِ کون و مکان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پریشان ہوں۔

حکایت 6: وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے

مشہور عاشِقِ رسول حضرت عَلّامہ عبد الرحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت مُبارکہ تھی کہ اگر کوئی دَعْوت پکاتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَدّ نہ فرماتے۔ ایک دن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت جابِر نے دَعْوت دی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فلاں دن آنا، جب مُقَرَّرہ دن آیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود ہی حضرت جابِر کے گھر تشریف لے گئے، انہوں نے سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے گھر دیکھا تو بہت مسرور ہوئے اور خوشی کے عالم میں مشک آمیز پانی کا چھڑکاؤ کیا اور سرکارِ ذی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اندر تشریف لانے کے لئے عَرْض کی، اس کے بعد حضرت جابِر نے ایک بکری ذَبْح کی اور اسے پکانے کی ترکیب کرنے لگے، جب

آپ چلے گئے تو آپ کے دونوں بچّے چُھری لے کر چھت پر جا پہنچے، بڑے نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا: آؤ میں بھی تمہارے ساتھ ایسا کروں جیسا کہ ہمارے والِد صاحِب نے اس بکری کے ساتھ کیا ہے۔ چُنانچِہ بڑے نے چھوٹے کو باندھا اور حَلْق پر چُھری چلادی اور سر جُدا کر کے ہاتھوں میں اُٹھالیا! جو نہی ان کی امّی جان نے یہ مَنظر دیکھا تو اس کے پیچھے دوڑیں، وہ ڈر کر بھاگا اور چھت سے گرا اور فوت ہو گیا۔ اس صابِرہ خاتون نے چیخ و پکار اور کسی قِسم کا واویلا نہ کیا کہ کہیں عَظِیمُ الشّان مہمان، سلطانِ دوجہان، رَحْمَتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پریشان نہ ہو جائیں، نہایت صَبْر واِسْتِقْلال سے دونوں کی ننھی لاشوں کو اندر لا کر ان پر کپڑا اوڑھا دیا اور کسی کو خبر نہ دی یہاں تک کہ حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بھی نہ بتایا۔ دل اگرچِہ صَدْمہ سے خون کے آنسو رو رہا تھا مگر چہرے کو ترو تازہ و شگفتہ رکھا اور کھانا وغیرہ پکایا۔

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور کھانا آپ کے آگے رکھا گیا۔ اسی وَقْت جبرائیل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حاضِر ہو کر عَرْض کی: **یَارَسُوْلَ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ** فرماتا ہے کہ جابر سے فرمایئے، اپنے فرزندوں کو لائے تا کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کھانا کھانے کا شَرَف حاصِل کریں۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: اپنے فرزندوں کو لاؤ! وہ فوراً باہر آئے اور زوجہ سے پوچھا، فرزند کہاں ہیں؟ اس نے کہا کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں عَرْض کیجئے کہ وہ مَوجود نہیں ہیں۔ سرکارِ نامدار

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کا فرمان آیا ہے کہ ان کو جلد بلاؤ! غم کی ماری ماں اب زیادہ نہ چھپا سکی اور بولی: اے جابر! اب میں ان کو نہیں لاسکتی۔ حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے وجہ پوچھی تو انہوں نے اندر لے جاکر سارا ماجرا سنایا اور کپڑا اٹھا کر بچّوں کو دکھا دیا۔ اس خَبَرِ اندوہناک نے انہیں بھی نڈھال کر دیا، بَہَر حال انہوں نے بموجب حُکْمِ سرکار دونوں بچوں کی لاشوں کو لا کر حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں رکھ دیا۔ اللہ پاک نے جبرائیل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھیجا اور فرمایا: اے جبرائیل! میرے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہو، اللہ پاک فرماتا ہے، اے پیارے حبیب! تم دُعا کرو ہم ان کو زندہ کر دیں گے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی اور اللہ پاک کے حُکْم سے دونوں بچّے اسی وَقْت زندہ ہوگئے۔ [1]

قلب مُردہ کو مرے اب تو جِلا دو آقا | جام اُلفت کا مجھے اپنی پلا دو آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! کس طرح ایک ماں نے اپنے بچّوں کی جدائی کا غم اپنے مَن میں چھپائے رکھا اور چیخ و پکار اور کسی قسم کا واویلا کرنے کے بجائے صَبْر و اِسْتِقْلال کا دامَن تھامے چہرے کو تر و تازہ اور ہَشَّاش بَشَّاش رکھا تو دُکھی دلوں کے چین، سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے رب کے اِذْن سے اسی دنیا میں ان کے دکھوں کا مداوا بھی کر دیا۔

---

[1] ......شواہد النبوۃ، رکن رابع، ص ۱۴۳

بنادو صبر و رضا کا پیکر بنوں خوش اخلاق ایسا سرور | رہے سدا نرم ہی طبیعت نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

③ بے خبری وجہالت

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صبر میں رکاوٹ کا ایک سَبَب اس بات سے بے خبری بھی ہے کہ ہم میں سے اکثر یہ نہیں جانتیں کہ ہم پر آنے والی مُصِیبت یا بیماری وغیرہ **اللہ** پاک کی طرف سے آزمائش ہو سکتی ہے، کیونکہ بیماری، ناداری، غُربت اور مُصِیبت وغیرہ سب **اللہ** پاک کی طرف سے آنے والی آزمائشیں ہیں جو **اللہ** پاک اپنی بندیوں پر بطورِ عذاب بھی نہیں بلکہ بطورِ آزمائش نازل فرماتا ہے۔ لِہٰذا یاد رکھئے! ہر شے اور ہر نیک عَمل اگرچہ **اللہ** ہی کے لیے ہے مگر **اللہ** پاک کسی کی اس وَقْت تک تعریف نہیں فرماتا جب تک کہ اسے آزمائش میں مُبْتَلا نہ کر دے، اگر وہ صَبْر کرے اور اس آزمائش سے صحیح سالِم نِکَل آئے تو اس کی تعریف وتوصیف فرماتا ہے ورنہ اس کے جھوٹ اور دعوے کی قَلْعِی کھول دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے عَرْض کی گئی: سب سے اَفضل عَمل کون سا ہے؟ اِرشاد فرمایا: آزمائش کے وَقْت صَبْر کرنا۔[2] اس کے علاوہ کئی روایات بھی آزمائش پر صبر کی ترغیب دلاتی ہیں، جیسا کہ ایک رِوایت میں ہے: بڑا ثواب بڑی مُصِیبت کے ساتھ ہے اور جب **اللہ** پاک کسی قوم سے مَحبَّت فرماتا ہے تو اسے آزمائش میں مُبْتَلا

[1] ......وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۲۰۸

[2] ......قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقامات الیقین... الخ، ۱/ ۳۳۱

کرتا ہے، جو اس پر راضی ہو اس کے لئے اللہ پاک کی رضا اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔[1] نیز ایک رِوایَت میں ہے: آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مُطابِق ہوتی ہے، اگر دین میں مَضْبُوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اور اگر دین میں کمزور ہو تو اس کے دین کے حساب سے آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔[2] نیز قرآنِ کریم میں بھی اِرشَاد ہوتا ہے:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳﴾ (پ ۲۰، العنکبوت: ۲، ۳)	ترجمۂ کنزالایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہو گی اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا۔

پیاری پیاری اِسْلامی بہنو! مَعْلُوم ہوا مسلمانوں کا ان کی ایمانی قُوَّت کے مطابق اِمْتِحَان لینا اللہ پاک کا قانون ہے۔ نیز اس سے مَعْلُوم ہوا کہ تمام امتوں میں کئی حکمتوں اور مصلحتوں کے پیشِ نَظَر اللہ پاک کا یہ طریقہ جاری رہا ہے کہ وہ ایمان والوں کو آزمائشوں میں مُبْتَلا فرماتا ہے، لہٰذا اس کے بر خلاف ہونے کی توقُّع رکھنا جائز نہیں اور یاد رہے کہ

[1] ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، ص ۵۷۰، حدیث: ۲۳۹۶

[2] ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، ص ۵۷۰، حدیث: ۲۳۹۸

www.dawateislami.net

اس اُمَّت سے پہلے لوگوں پر انتہائی سَخْت آزمائشیں اور مصیبتیں آئی ہیں، لیکن پہلے لوگوں نے ان مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کیا اور اپنے دِین پر اِسْتِقَامَت کے ساتھ قائم رہے، یونہی ہم پر بھی آزمائشیں اور مصیبتیں آئیں گی تو ہمیں بھی چاہیے کہ سابقہ لوگوں کی طرح صبر وہمَّت سے کام لیں اور اپنے دین کے اَحکامات پر مضبوطی سے عَمَل کرتے رہیں۔ اسی سے مُتعلِّق ایک اور مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی، پہنچی انہیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اسکے ساتھ کے ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد سن لو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ایک روز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کعبہ شریف کے سائے میں تشریف فرما تھے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حاضِرِ خِدْمَت ہو کر عَرْض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (ہم پر مصائب کی حد ہو گئی)، آپ اللہ پاک سے ہمارے لئے مدد کیوں طَلَب نہیں فرماتے اور اللہ پاک سے ہمارے لئے کیوں دعا نہیں فرماتے؟ تاجدارِ رِسَالَت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: (یہ مصیبتیں صرف تم ہی برداشت نہیں کر رہے ہو بلکہ) تم سے پہلے لوگوں میں سے کسی شخص کے لئے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس

گڑھے میں اسے کمر تک گاڑ دیتے، پھر آری لا کر اس کے سر پر چلائی جاتی اور کاٹ کر اس کے 2 حصّے کر دیئے جاتے، بعض پر لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتیں جن سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو اُکھیڑ کر رکھ دیا جاتا، اس کے باوُجود وہ مومن اپنے دین پر ثابِت قدم رہے، **اللہ** پاک کی قسم! یہ دین مُکمَّل ہو کر رہے گا، یہاں تک کہ اگر کوئی سوار صنعا سے حضرَموت تک سَفَر کرے گا تو اسے **اللہ** پاک کے سوا کسی کا خوف نہ ہو گا اور نہ اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف ہو گا، لیکن تم جلد بازی سے کام لیتے ہو۔[1]

اللہ پاک ہمیں عافیت عطا فرمائے اور اگر مَصائب و آلام آئیں تو ان پر صبر کرنے اور دِینِ اسلام کے احکامات پر مضبوطی سے عَمَل پیرا ہونے کی توفیق عَطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! آیئے مُلَاحَظہ کرتی ہیں کہ ہماری بزرگ خواتین پر جب کبھی کوئی ایسی سَخْت آزمائش آئی تو ان کا طرزِ عَمَل کیا تھا؟ کیا انہوں نے جَزَع فَزَع سے کام لیا یا صبر کا دامَن تھامے رکھا؟ چُنَانْچِہ،

حکایت 7: بیماری پر صبر

حضرتِ سیِّدُنا عطا بن ابی رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا **عبد اللہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟

[1] ......بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ص٩١٨، حدیث: ٣٦١٢

میں نے عَرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ سیاہ رنگ کی عورت ہے۔ اس نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر عرض کی: **یَارَسُولَ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **مجھے** مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں کُھل جاتی ہوں (دوپٹہ وغیرہ اُتر جاتا ہے اور خوف کرتی ہوں کہ کبھی بیہوشی میں ستر نہ کھل جائے)، لہٰذا میرے لئے دُعا فرمایئے۔ تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اگر تم صَبْر کرو تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں تمہارے لئے صِحَّت یابی کی دُعا کر دیتا ہوں۔ اس نے عَرض کی: میں صَبْر کروں گی۔ لیکن ستر نہ کھلنے کی دُعا فرما دیجئے۔ چُنانچِہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے دُعا فرمائی۔[1]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! کیسے یہ عظیم صحابیہ بیماری پر صَبْر کرنے کو تندرستی پر ترجیح دے کر جنَّت کی حق دار بن گئیں۔ مگر افسوس! ایک ہم ہیں کہ ہلکے سے سر درد اور بخار میں گھر سر پر اٹھا لیتی ہیں، بسا اَوقات خود تو بیماری کی وجہ سے پریشان ہوتی ہی ہیں، گھر کے دیگر افراد کا سکون بھی غارت کر دیتی ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ بعض اَوقات دوسرے افراد اُکتا جاتے ہیں کہ اس کی تو یہی عادت ہے اور وہ آپ کی پروا کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں یا پروا تو کرتے ہیں مگر جس قدر بیماری میں تَوَجُّہ دَرکار ہوتی ہے وہ نہیں دیتے، بیماری میں بلاشُبہ چڑچڑا پن آ ہی جاتا ہے اور منہ سے اول فول باتیں نکل جاتی ہیں، مگر ہمیں ہمیشہ دَرج ذَیل فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُطابِق اپنی بزرگ خواتین کی طرح صبر کا دامن تھامے رہنا چاہئے تاکہ بیماری پر ثواب کے

[1] ......بخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، ص ۱۴۳۳، حدیث: ۵۶۵۲

ساتھ ساتھ دوسروں کو سر دردی سے بچانے کی وجہ سے مزید ثواب کی حق دار بن سکیں، وہ فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ہیں:

❖ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ خُزَاعِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ رِسالَت، شہنشاہِ نُبوت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار کی ایک عورت کی عِیادَت فرمائی اور اس سے پوچھا: کیسا محسوس کررہی ہو؟ تو اس نے عَرض کی: بہتر! مگر اس بُخار نے مجھے تھکا دیا ہے۔ تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: صَبْر کرو کیونکہ بُخار آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔[1]

❖ حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سائب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کے پاس تشریف لائے تو ان سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ کیوں کانپ رہی ہیں؟ عرض کی: مجھے بُخار ہے، اللہ اس میں بَرَکت نہ دے۔ تو اِرشَاد فرمایا: بُخار کو بُرا نہ کہو کیونکہ یہ آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حکایت 8: صبر و استقامت کی لازوال مثال

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما سے مَرْوِی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ

[1] ......الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، الترغیب فی الصبر سیما لمن ابتلی ... الخ، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۷۸

[2] ......مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب ثواب المومن فیما یصیبه ... الخ، ص ۹۹۹، حدیث: ۲۵۷۵

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: مِعْرَاج کی رات میں نے ایک پاکیزہ خوشبو سونگھی تو میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ خوشبو کیسی ہے؟ عَرْض کی: فِرْعَون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کرنے والی اور اس کے بچوں کی۔ میں نے کہا اس کا کیا مُعَامَلہ ہے؟ عرض کی: ایک دن یہ فِرْعَون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی اور اس کی زبان سے نکلا بِسْمِ اللّٰہ۔ فِرْعَون کی بیٹی نے کہا: میرا باپ؟ اس نے جواب دیا: نہیں! بلکہ **اللہ** پاک تو وہ ہے جو میرا، تیرا اور تیرے باپ کا بھی ربّ ہے۔ فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا میرے باپ کے عِلاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ **اللہ** پاک کی نیک بندی نے جواب دیا: ہاں۔ کہنے لگی: تو کیا میں اپنے باپ کو یہ بات بتاؤں؟ کہا: ہاں بتادو۔ چُنَانْچِہ اس نے اپنے باپ (فرعون) کو اس کی خبر دی تو فرعون نے اس نیک بندی کو اپنے پاس بلایا۔ جب یہ مومِنہ خاتون اس کے دربار میں پہنچیں تو فرعون نے کہا: یَافُلَانَۃ! اَلَکِ رَبٌّ غَیْرِیْ؟ اے فلاں عورت! کیا میرے عِلاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں میرا اور تیرا رب **اللہ** پاک ہے۔

فرعون اس نیک سیرت عورت کی ایمان افروز گفتگو سن کر بہت غَضَب ناک ہوا اور تانبے کی دیگ میں تیل گرم کرنے کا حکم دیا۔ جب تیل خوب کھولنے لگا تو اس کے بچوں کو اس میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔ اس مومِنہ خاتون کے چھوٹے بچوں کو باری باری اُبلتے ہوئے تیل میں ڈالنا شروع کر دیا۔ صابِرہ عورت نے کہا: میری ایک آرزو ہے؟ فِرْعَون نے کہا۔ وہ کیا؟ اس نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ تم میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں ایک کپڑے میں ڈال کر ایک ہی جگہ ان کی تدفین کرو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے تمہاری اس خواہش کو پورا

کرنا ہمارے ذِمّہ ہے۔ چُنانچہ جب آخری دودھ پیتا بچہ رہ گیا تو گویا اس کی وجہ سے وہ مومِنہ خاتون کچھ پیچھے ہٹیں۔ اللہ پاک نے بچے کو قوّتِ گویائی (بولنے کی طاقت) عطا فرمائی اور اس نے پکار کر کہا: یَا اُمَّہ! اِقْتَحِمِیْ فَاِنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَھْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اے ماں! پروا نہ کر! بے شک دنیا کی تکلیف آخِرت کے عذاب کے مُقابلے میں بہت آسان ہے۔[1] اس کے بعد اس مومِنہ عورت کو بھی اس کے بچوں کے ساتھ اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا۔[2]

ٹوٹے گو سر پہ کوہِ بَلا صَبْر کر | اے مُبلِّغ نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر
لب پہ حَرفِ شِکایت نہ لا صبر کر | ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ہم سے پہلی اُمّتوں پر راہِ خُدا میں مصیبتوں کے کیسے کیسے پہاڑ ٹوٹے مگر قربان جائیں ان کی اِستِقامَت پر! انہوں نے صبر سے کام لیا اور ہمارے لئے بھی مَشْعَلِ راہ بن گئے، آہ! ایک ہم ہیں کہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے راہِ خدا میں اگر کبھی تھوڑی سی تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہِمّت ہار جاتی ہیں، حالانکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُکَمَّل زِنْدَگی ہمارے سامنے ہے، کافروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظُلم وسِتَم کے پہاڑ توڑے، پتھر برسائے، راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ اَطْہر پر نجاستیں ڈالیں، ڈرایا، دھمکایا، بُرا بھلا کہا، قتل کی سازشیں کیں مگر کائنات کے آقا صَلَّی اللّٰہ

[1] ......معجم کبیر، ۶/ ۱۲، حدیث: ۱۲۱۱۳

[2] ......کنز العمال، کتاب القصص . . . الخ، قصة ماشطة بنت فرعون، جز۸، ۱۵/ ۶۹، حدیث: ۴۰۴۶۱

[3] ......وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص۴۷۳

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کوئی ذاتی انتقامی کارروائی نہ کی، خود بھی صبر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو مصائب میں صبر کی تلقین اِرشاد فرمائی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: جسے کوئی مُصِیبَت پہنچے اسے چاہئے کہ اپنی مُصِیبَت کے مقابلے میں میری مُصِیبَت یاد کرے بے شک وہ سب مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔ [1]

ٹوٹے گو سر پہ کوہِ بَلا صَبر کر
لب پہ حَرفِ شِکایت نہ لا صَبر کر
اے مُبلِّغ نہ تُو ڈگمگا صَبر کر
ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

4 عدم برداشت

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! بسا اوقات زِندَگی میں ایسے واقعات کا بھی سامنا رہتا ہے کہ ہم جذبات سے مَغْلُوب ہو جاتی ہیں اور غَیظ و غَضب سے بھرپور دل چاہتا ہے کہ فوری طور پر اِنتِقَام لیا جائے اور سامنے والے یا والی کو اپنی برتری دکھائی جائے۔ ممکن ہے اس سے ذہنی و قلبی سُکُون ملے اور مُختَلِف خطرات سے نجات بھی؛ مگر اسلام نے جذبات میں آکر کسی فیصلے کی اِجازَت نہیں دی، تمام ایسے مواقع پر جہاں انسان عام طور پر بے قابو ہو جاتا ہے، شَرِیعَت نے اپنے آپ کو قابو میں رکھنے، عقل و ہوش سے کام لینے اور واقعات سے الگ ہو کر واقعات کے بارے میں سوچنے اور غور و فکر کرنے کی دَعْوَت دی ہے،

[1] ...... جامع الاحادیث، ۷/۱۲۵، حدیث: ۲۱۳۴۶

[2] ...... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۴۷۳

دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتی ہیں کہ صبر کرنے کو کہا ہے۔ یاد رکھئے! عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: ہم اس شخص کا اِیمان کامِل نہیں سمجھتے تھے جسے راہِ خُدا میں کوئی تکلیف پہنچے اور وہ اس تکلیف کو برداشت کرے نہ اپنے ایمان (کی قوّت) کی بِنا پر اس پر صَبْر کرے۔ [1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! مَعْلُوم ہوا جن کا ایمان کامِل ہو وہ ہمیشہ صبر کا دامن تھامے رہتے ہیں اور کبھی بے صبری کا مُظاہَرہ نہیں کرتے اور بلاشبہ یہ ان پر **اللہ** پاک کا خاص کرم بھی ہے، جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ایک رِوایت میں ہے کہ **اللہ** پاک نے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے اِرشَاد فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایسی اُمَّت پیدا کرنے والا ہوں کہ اگر انہیں کوئی پسندیدہ چیز ملے گی تو **اللہ** پاک کی حَمد کریں گے اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز ملے گی تو ثواب طَلَب کرتے ہوئے صَبْر کریں گے۔ حالانکہ ان کے پاس عِلْم ہوگا نہ حِلْم۔ عَرْض کی: الٰہی! انہیں یہ خوبی عِلْم و حِلْم کے بغیر کیونکر ملے گی؟ فرمایا: میں انہیں اپنے عِلْم و حِلْم سے دوں گا۔ [2] چُنانچہ،

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! اگر زِنْدَگی میں کبھی کوئی ایسا مَوْقَع آجائے جب آپ کا دل غم و غصے اور جذبات سے بھر جائے تو ٹھنڈے دماغ سے سوچئے اور کبھی بھی صَبْر کا دامَن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے، آیئے صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی حیاتِ طیبہ سے اس حوالے سے کچھ مدنی پھول چنتی ہیں کہ انہوں نے اس مَوْقَع پر کیا کیا۔

---

[1] ......قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقامات الیقین... الخ، ١/ ٣٢٧

[2] ......شعب الایمان، السبعون من شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ٧/ ١٩٠، حدیث: ٩٩٥٣

www.dawateislami.net

حکایت 9: بیٹے کی شہادت پر صبر

حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ** بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنی شَہادَت کے 10 دن قبل اپنی والدہ کی بیماری کی حالَت میں ان کے پاس حاضِر ہوئے اور عَرض کی اے امّی جان! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی والدہ نے جواب دیا کہ ابھی میں اپنے آپ کو بیماری کی حالَت میں پاتی ہوں، حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ** بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا کہ **مرنے میں عافِیَّت** ہے بولیں: شاید تم میری موت کو پسند کرتے ہو۔ لیکن جب تک دو باتوں میں سے ایک نہ ہو جائے میں موت کو پسند نہیں کروں گی، یا تو تم شہید ہو جاؤ اور میں صَبْر کروں یا دشمن کے مُقابلے میں کامیابی حاصِل کرو کہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ چُنانچِہ جب حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ** بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ شہید ہوگئے تو حَجّاج نے اِن کو سولی پر لٹکا دیا، سَیِّدَتُنا اَسما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بڑھاپے کے باوُجود یہ مَنْظَر دیکھنے کیلئے آئیں اور جزع فَزَع کرنے کے بجائے حَجّاج سے مُخاطِب ہو کر کہا: اس سوار کیلئے ابھی وہ وَقْت نہیں آیا کہ اپنی سواری سے نیچے اترے؟ تو حَجّاج بولا: یہ منافق تھا۔ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: **اللہ** پاک کی قسم! وہ منافِق نہ تھا، وہ تو روزہ دار اور شب بیدار تھا۔[1]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! حضرت سَیِّدَتُنا اسما بنت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے کس طرح بیٹے کی شہادت پر حَجّاج کی بد اخلاقی کے باوُجود صبر سے کام لیا۔

[1] ......الاستیعاب، باب عبد اللہ، ۱۵۵۳- عبد اللہ بن زبیر الاسدی، ۳/۴۱، ملتقطًا

حکایت ⑩: سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا صبر

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! جب اُمُّ الْمُومِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طیِّبہ طاہِرہ عفیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا پر اِفْترا بازی کی گئی اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی بر اَت کا اِعلان نہیں فرمایا تھا اُس وَقت اُمُّ الْمُومِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا صَبْر قابلِ ذِکْر ہے کہ مُنافقین کا زور و شور سے اِس واقعہ کو بیان کرنا اور اس پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا خاموش رہنا آپ کے صَبْرِ عظیم پر دَلَالت کرتا ہے اور اس صَبْرِ عظیم پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو **اللہ** پاک کی طرف سے اِنْعامِ عظیم حاصِل ہوا کہ **اللہ** پاک نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی عِفّتِ مُبارَکہ کے بارے میں ایک نہیں دو نہیں پوری دس آیات نازل فرمائیں اور **اللہ** پاک نے ایسے عَدَد کے ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی بر اَت نازِل فرمائی کہ جس عَدَد کے بارے میں خود **اللہ** پاک قرآنِ پاک میں اِرشَاد فرماتا ہے کہ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ کہ یہ 10 کا عَدَد کامِل ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ **اللہ** پاک نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی بر اَتِ کامِلہ کامِل عَدَد سے نازِل فرمائی آیئے اب اُسی واقعہ کو مُلاحَظہ کرتی ہیں کہ جو واقِعہ اِفْک کے نام سے مَعْرُوف ہے۔

واقعہ اِفک سے کیا مراد ہے؟

یہ واقعہ غزوۂ بنی مُصْطَلِق سے واپسی پر ہوا، اِس کی تَفْصِیل بیان کرتے ہوئے اُمُّ الْمُومِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اِرشَاد فرماتی ہیں: سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی سَفَر کا اِرادہ فرماتے تو اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ

www.dawateislami.net

اللہ عَنْھُنَّ کے درمیان قُرعَہ اَندازی فرماتے ان میں سے جس کا نام نِکل آتا اُس کو اپنے ساتھ سَفَر میں لے جاتے۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس غزوہ میں، جس میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنگ کی ہمارے درمیان قُرعَہ اَندازی فرمائی تو اُس قُرعَہ اَندازی میں میرا نام نِکل آیا، آیتِ حِجاب کے نُزُول کے بعد میں **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ نکلی۔ میں کَجاوَہ میں سَوار رہتی اور اِسی میں سَفَر کرتی۔ ہم چلے حتّٰی کہ پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس غزوہ سے فارِغ ہو کر واپس ہوئے، ہم واپسی پر جب مدینہ منوّرہ کے قریب آگئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس رات وہاں سے کُوچ کا اِعلَان فرمایا۔ جب لوگوں نے کُوچ کا اِعلَان کیا تو میں کھڑی ہوئی (اور قضائے حاجَت کے لئے) لشکر سے دُور چلی گئی، جب میں نے قضائے حاجَت سے فَراغت حاصِل کرلی اپنے کَجاوہ کی طرف واپس آئی تو میں نے اپنے سِینہ کو مَس کیا، کیا دیکھتی ہوں کہ میرا ہار گُم ہو گیا ہے میں واپس اپنے ہار کی تلاش میں گئی تو اِس کی تلاش نے مجھے روک لیا (یعنی دیر ہوگئی) اور وہ لوگ جو میرا ہودَج (کَجاوہ) اُٹھاتے تھے آئے اُنہوں نے میرا کَجاوہ اُٹھایا اور جس اُونٹ پر سوار تھی اِس پر رکھ دیا اُن کا خیال تھا کہ میں ہودَج میں ہوں۔ لوگوں کو ہودَج کے اُٹھاتے اور اُس کو اُونٹ پر رکھتے وَقْت ہودَج کے ہَلکا پن کا اِحساس نہ ہوا میں اُس وَقْت نوعُمر تھی لوگوں نے اونٹوں کو اُٹھایا اور چل دیئے، لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا میں لشکر کی جگہ پر آئی وہاں کوئی بھی نہیں تھا تو میں نے اُس جگہ کا اِرادہ کیا جہاں میں تھی اور

www.dawateislami.net

میرا خیال تھا کہ وہ مجھے گُم پا کر میری طرف واپس آئیں گے اِسی اَثنا میں بیٹھے بیٹھے مجھ پر نیند غالب ہوئی اور میں سو گئی۔

حضرتِ سَیِّدُنا صَفْوان بن مُعَطَّل سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ لشکر کے پیچھے آ رہے تھے، وہ صُبْح کے وَقْت میری جگہ کے قریب آئے اور دُور سے کسی سوئے ہوئے اِنسان کا وُجود دیکھا جب اُنہوں نے مُجھے دیکھا تو پہچان لیا اور (اِس سے پہلے) انہوں نے آیتِ حِجاب (پردے کا حکم) نازِل ہونے سے پہلے مجھے دیکھا تھا، جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا تو میں جاگ گئی میں نے دوپٹے سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ **اللہ** پاک کی قسم! ہم نے نہ تو کوئی بات کی اور نہ ہی میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کے عِلاوہ ان سے کوئی بات سُنی۔ اُنہوں نے اپنی سواری کو بِٹھایا اور اُس کے پاؤں کو اپنے پاؤں سے دبائے رکھا، میں اٹھی اور اُس پر سوار ہو گئی اور وہ اُونٹ پکڑ کر آگے آگے پیدل چلنے لگے حتّٰی کہ ہم دوپہر کی سَخت گرمی میں لشکر کے پاس آئے اور وہ آرام کرنے کے لئے اُترے ہوئے تھے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: ہلاک ہوا جو شخص ہلاک ہوا۔ جس نے بُہتان باندھنے میں بہُت زِیادہ حصّہ لیا تھا وہ مُنافِقین کا سردار **عبد اللہ** بن اُبَیّ بن سَلُول تھا۔ عُرْوہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے خبر دی گئی کہ **عبد اللہ** بن اُبَیّ بن سَلُول کے پاس اِفک کے مُتَعَلِّق باتیں کی جاتیں اور اِنہیں پھیلایا جاتا وہ اِن کی تَوثِیق کرتا، کان لگا کر اِنہیں سنتا اور آگے بیان کرتا۔

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: پھر ہم مدینہ مُنَوَّرَہ آ گئے۔ مدینہ مُنَوَّرَہ آنے کے بعد میں ایک ماہ بیمار رہی اور لوگ بُہتان لگانے والوں کی گفتگو میں مَشْغُول تھے مجھے اِس کے مُتَعَلِّق کچھ مَعْلُوم نہ تھا۔ حتّٰی کہ جب میں کمزور ہو گئی تو اُمِّ مِسْطَح (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کے ساتھ مَنَاصِع کی طرف نکلی، وہ ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی، ہم رات کو ہی باہر جایا کرتے تھے اور یہ ہمارے گھروں کے قریب بیتُ الخلا بنانے سے پہلے کی بات ہے۔ قضائے حاجت سے فارِغ ہونے کے بعد جب میں اور اُمِّ مِسْطَح (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) اپنے گھر کی طرف واپس آرہی تھیں تو اُمِّ مِسْطَح (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) اپنی چادر کے باعث پھسل کر گر پڑیں اور کہا: مِسْطَح ہلاک ہو جائے۔ میں نے کہا تم نے بہُت بُری بات کی ہے کیا تم ایسے شخص کو بُرا بھلا کہتی ہو جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ تو انہوں نے مجھے اہلِ اِفْک کے مُتَعَلِّق بتایا، اِس بات نے میری بیماری میں اور اِضافہ کر دیا جب میں اپنے گھر واپس آئی تو رسولِ خدا، احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے، سلام کہنے کے بعد میرا حال دَرْیافْت فرمایا، میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے والِدَین کے گھر جانے کی اِجازت طَلَب کی۔ میں چاہتی تھی کہ اپنے والدین سے اِس خبر کی تَصْدِیق کروں۔

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے والدین کے پاس جانے کی اِجازت مَرْحَمَت فرمادی (جب میں وہاں گئی) تو میں نے اپنی والِدہ سے کہا: اے میری پیاری والِدہ! لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ میری والدہ نے کہا: اِس کی پروا نہ کرو، بخدا! کبھی اَیسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی خوبصورت عورت ہو، اس

کے خاوند کو اِس سے مَحبَّت ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو وہ اُس پر غالب آ جاتی ہیں۔ میں نے (تعجُّب سے) کہا: سُبْحٰنَ اللہ! لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ فرماتی ہیں: میں اِس رات صبح تک روتی رہی کہ میرے آنسو نہیں رُکتے تھے اور نہ ہی مجھے نیند آئی پھر میں صُبح کے وَقت بھی روتی رہی۔

اِس دوران شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابوطالِب اور اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو طَلَب فرمایا، جب وَحی ٹھہری ہوئی تھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بیوی کے فِراق کے متعلّق اِن دونوں سے دریافت فرمایا اور مَشْورہ لیا۔ اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عَرض کی: ہم تو اُن میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے عَرض کی: **یارَسُولَ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ** پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تنگی نہیں فرمائی، اُمُّ المومنین رَضِیَ اللہُ عَنْھا کے عِلاوہ اور بھی بہُت عورتیں ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدَتُنا بَرِیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا سے دَرْیافت کرلیجئے وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچ بولیں گی۔

تو رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدَتُنا بَرِیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کو طَلَب فرمایا اور فرمایا: اے بَرِیرہ (رَضِیَ اللہُ عَنْھا) تم نے عائشہ (رَضِیَ اللہُ عَنْھا) میں کچھ دیکھا ہے جس سے تجھے کچھ شک ہوتا ہے؟ حضرت سیِّدَتُنا بَرِیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے عَرض کیا: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعوث فرمایا! میں نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا میں کچھ نہیں دیکھا، میں نے ان میں ایسی کوئی بات نہیں

دیکھی جسے میں مَعْیوب خیال کروں، ہاں! یہ کہ وہ ایک کم سِن لڑکی ہیں آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں گھریلو بکری آتی ہے اور آٹا کھا جاتی ہے۔

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: میں اِس سارے دن بھی روتی رہی میرے آنسو نہ رُکتے تھے اور نہ ہی مجھے نیند آتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے فرمایا: میرے والدین صُبْح کے وَقْت میرے پاس آئے حالانکہ (اِس طرح) میں مُسلسل دو راتیں اور ایک دن روتی رہی تھی میرے آنسو نہیں رُکتے تھے اور نہ ہی مجھے نیند آتی تھی حتّٰی کہ میں نے خیال کیا کہ میرا رونا میرا جگر پھاڑ دے گا۔ ایک مرتبہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی اِسی اَثنا میں ایک اَنصاریہ عورت نے اندر آنے کی اِجازَت مانگی میں نے اِسے اِجازت دی تو اِس نے بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔ ہم اِسی حال میں تھے کہ **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، سَلام کرنے کے بعد تشریف فرما ہوئے۔

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سے میرے مُتعلِّق قِیل و قال ہوتی رہی اِس سے قبل آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف نہیں لائے تھے۔ ایک ماہ اِنتِظار کیا لیکن میرے مُعاملہ کے مُتعلِّق آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی نازِل نہیں ہوئی۔

اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا نے فرمایا: **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تشریف فرما ہوئے تَشَہُّد پڑھا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا)! مجھے تمہاری طرف سے اَیسی اَیسی باتیں پہنچی ہیں اگر تم پاک دامن ہو تو عنقریب **اللہ** پاک بَری کردے گا اور اگر تم گناہ میں مُلَوَّث ہو تو **اللہ** پاک سے اِسْتِغْفار کرو اور اُس کے حُضُور توبہ کرو کیونکہ جب بندہ اِعترافِ جُرْم کرنے کے بعد **اللہ** پاک کی طرف رُجوع کرتا ہے تو **اللہ** پاک اُس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا کلام پورا فرمایا میرے آنسو رُک گئے حتّٰی کہ میں ایک قطرہ آنسو بھی مَحْسُوس نہ کرتی تھی۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میرا گمان بھی نہ تھا کہ **اللہ** پاک میرے مُعامَلہ میں وَحی نازِل فرمائے گا جس کی تِلاوت کی جائے گی مجھے اِس بات کی اُمّید تھی کہ رسولُ **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیند کی حالت میں خواب دیکھیں گے جس کے ذَرِیعے **اللہ** پاک مجھے بَری فرمادے گا۔ **اللہ** پاک کی قسم! نبیوں کے سالار، حبیبِ پروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس مَجْلِس سے علیحدہ (عَ۔لَا۔حِ۔دَہ) نہ ہوئے اور نہ ہی گھر والوں سے کوئی باہر نکلا تھا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی کا نُزُول ہونے لگا، وَحی کی شِدَّت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہی حالَت ہونے لگی جو ہوتی تھی حالانکہ سَخت سردی کے دِن میں کلام کی ثَقالت کے باعث جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل کیا گیا، موتیوں کی مثل آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پسینے کے قطرے گر رہے تھے۔

www.dawateislami.net

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وحی کی شِدّت زائل ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکرا رہے تھے اور پہلا کَلِمَہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا یہ تھا: اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا)! **اللہ** پاک نے اِس بُہتان سے تجھے بَری کر دیا ہے۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ابھی آپ نے واقِعہ اِفْک مُلَاحَظہ کیا کہ جو اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طیبہ طاہِرہ صابِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے عظیم صَبْر پر دَلَالت کرتا ہے۔

وہ کہ آفات میں مبتلا ہیں | جو گرفتارِ رنج و بلا ہیں
فضل سے اُن کو صبر و رِضا کی | میرے مولیٰ تو خیرات دیدے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5) عدمِ ایثار

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! دوسروں کی خواہش اور حاجَت کو اپنی خواہش و حاجَت پر ترجیح دینا[3] یعنی دوسروں کے مَفاد کو اپنے مَفاد پر ترجیح دینا ایثار کہلاتا ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اِمام ابو عبد **اللہ** شمس الدین قرطبی (مُتَوَفّٰی ۶۷۱ھ) تفسیر قرطبی میں فرماتے ہیں کہ دینی ثواب کے حُصُول میں رَغْبَت کے باعث کسی دُوسرے شخص کو دُنیاوی چیزوں میں اپنے اُوپر ترجیح دینا ایثار کہلاتا ہے۔[4] چُنَانْچِہ صَبْر کے حُصُول میں اِیثار کا نہ ہونا بھی ایک بڑی

[1] ......بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ص۱۰۳۷، حدیث: ۴۱۴۱ ملتقطًا

[2] ......وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۱۲۵

[3] ......مدینے کی مچھلی، ص۳

[4] ......تفسیر قرطبی، پ ۲۸، سورہ حشر، تحت الآیۃ: ۹، ۱۸/۹

رُکاوَٹ ہے، کیونکہ اپنی ضرورت کے باوُجُود کسی کو خود پر ترجیح دینا واقعی ایک مشکل کام ہے اور بلاشبہ اس حوالے سے بھی ہماری بزرگ خواتین کی سیرت میں ہمارے لئے یہ مدنی پھول مَوجُود ہیں کہ وہ کھانا دوسروں کو دے دیتیں اور خود بھوک پر صبر کرلیتیں۔

حکایت ⑪: بھوک پر صبر

حضراتِ حَسَنَینِ کریمَین رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بچپن میں ایک بار بیمار ہوگئے تو امیرُ الْمُومِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم و حضرت سَیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا اور خادِمہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فِضَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے ان شہزادوں رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا کی صِحّت یابی کیلئے 3 روزوں کی مَنّت مانی۔ اللہ پاک نے دونوں شہزادوں کو شِفا عطا فرمائی۔ چُنانْچِہ 3 روزے رکھ لئے گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم 3 صاع جَو لائے۔ ایک ایک صاع (یعنی تقریباً 4 کلو میں سے 160 گرام کم) تینوں دن پکایا۔ جب اِفطار کا وَقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مِسکین، ایک دن یتیم اور ایک دن قیدی دروازے پر حاضِر ہوگئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کرکے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔[1]

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]...... خزائن العرفان، پ۲۹، سورۃ الدھر، تحت الآیۃ۸، ص ۱۰۷۳

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! ابھی آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ حضراتِ اَہْلِ بیت کیسے صابِر و شاکِر تھے کہ خود تین دن بھوک پر صَبْر کرلیا مگر اپنے دروازے سے کسی کو خالی لوٹانا گوارا نہ کیا۔ مگر افسوس! آج ہماری حالَت کیا ہو چکی ہے، اس حوالے سے شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایثار کے فضائل و فوائد پر مُشْتَمِل اپنے رسالے **مدینے کی مچھلی** میں کیا خوب مدنی پھول ہماری رَاہ نُمائی کے لئے ذکر کئے ہیں، چُنانْچِہ آپ اسی رسالے کے صفحہ نمبر 26 پر فرماتے ہیں: (ضروری ترمیم کے ساتھ پیشِ خِدمت ہے:)

ہماری بزرگ خواتین کا جذبۂ اِیثار کس قَدَر حیرت ناک تھا اور آہ! آج ہمارا جذبۂ حِرْص و طَمَع کہ جب کسی دَعْوت میں ہوں اور کھانا شروع کیا جائے تو **کھاؤں کھاؤں** کرتی کھانے پر ایسی ٹُوٹ پڑیں کہ **کھانا اور چبانا** بھول کر **نگلنا اور پیٹ میں لڑھکانا** شروع کر دیں کہ کہیں ایسا نہ ہو ہماری دوسری اسلامی بہن تو کھانے میں کامیاب ہو جائے اور ہم رہ جائیں! ہماری حِرْص کی کَیْفِیَّت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ ہم سے بن پڑے تو شاید دوسری کے منہ سے نوالہ بھی چھین کر نگل جائیں!۔ کاش! ہم بھی ایثار کرنا سیکھیں۔ سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَخْشِش نشان ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو **اللہ پاک** اُسے بخش دیتا ہے۔[1]

کاش! ہمیں بھی ایثار کا جذبہ نصیب ہو، اگر خَرْچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بغیر خَرْچ

[1] ....اتحاف السّادة المتقين، كتاب ذم البخل... الخ، باب بيان الايثار وفضله، ۹/ ۷۷۹

www.dawateislami.net

کے بھی اِیثار کے کئی مَواقع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً کہیں دَعوت پر پہنچے، سب کے لئے کھانا لگایا گیا تو ہم عُمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہماری دوسری بہن اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سنّتوں کی تَربِیَت کے لئے اسلامی بہنیں جمع ہوں تو خود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسری اسلامی بہن کو مَوْقَع دے کر اِیثار کا ثواب کماسکتی ہیں۔ اسی طرح سنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسری اسلامی بہن پر جگہ کُشادہ کرکے یا اُسے وہ جگہ پیش کرکے، کھانا کم ہو اور کھانے والیاں یا والے زیادہ ہوں تو خود کم کھاکر یا بالکل نہ کھاکر نیز اسی طرح کے بے شمار مَواقع پر اپنے نَفْس کو تھوڑی سی تکلیف دے کر مُفت میں اِیثار کا ثواب کمایا جاسکتا ہے۔

ہمیں بھوکا رہنے کا اوروں کی خاطر | عطا کر دے جذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

⑥ عدمِ توکل

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! اپنے مُعَامَلات کو اللہ پاک کے سُپُرد کر دینے کو تَوَکُّل کہتے ہیں، بلاشُبہ جس میں تَوَکُّل نہ ہو اس کے لئے صَبْر کا دامَن تھامے رہنا اگر ناممکن نہیں تو انتہائی مُشکِل ضرور ہے۔ کیونکہ اللہ پاک پر بھروسا ہی وہ سہارا ہے جس سے ہم مشکلات میں مُطْمَئِن رہ سکتی ہیں۔ کیونکہ اس کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗؕ (پ۲۴، الزمر:۳۶) | ترجمۂ کنز الایمان: کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں۔

پس جو لوگ اپنے ہر دکھ، درد اور مُصِیبت میں رب کریم پر بھروسا رکھتے ہیں اور اپنے تمام مُعَامَلات اس کے سُپُرد کر کے اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں تو انہیں ان کا رب ان اَلْفَاظ میں خوش خبری اِرشَاد فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ (پ۲۸، الطلاق: ۳)	ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! مَعْلُوم ہوا جس کی کِفَایَت کرنے والا اللہ پاک ہو تو اسے کسی دکھ، پریشانی اور مُصِیبت میں گھبرانا نہیں چاہئے، بلکہ صبر کا مُظَاہَرہ کرنا چاہئے کہ ایسا ہی ہماری بزرگ خواتین سے بھی ثابت ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے رب کریم پر بھروسا رکھا اور کبھی صَبْر کا دامَن نہ چھوڑا تو ان کے ربِّ کریم نے بھی ہمیشہ ان پر کرم فرمایا اور جب بھی انہوں نے اپنے رب کے بھروسے پر کوئی کام کیا تو انہیں شرمندہ نہ ہونا پڑا۔ چُنَانْچِہ،

حکایت ⑫: توکل کا انعام

دو بزرگ حضرتِ سَیِّدَتُنَا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا سے مُلَاقَات کے لئے حاضِر ہوئے، انہیں شدید بھوک لگی تھی، لِہٰذا وہ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ اگر سَیِّدَتُنَا رابعہ اس وَقْت انہیں کھانا پیش کر دیں تو بہت اَچھّا ہو، بلاشبہ ان کے یہاں رِزْقِ حلال ہی ملے گا۔ اس وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے گھر میں صِرف دو ہی روٹیاں تھیں جو آپ نے انہیں پیش کر دیں، ابھی انہوں نے کھانا شروع نہ کیا تھا کہ کسی سائل نے دروازے پر صدا بُلَند

کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر اسے دیدیں، یہ دیکھ کر وہ دونوں حضرات حیرت زدہ رہ گئے، مگر بولے کچھ نہیں۔ کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک کنیز بہُت سی گرما گرم روٹیاں لئے حاضرِ خِدمَت ہوئی اور عَرض کی کہ یہ میری مالِکہ نے بھجوائی ہیں۔ حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا نے وہ روٹیاں شُمار کیں تو وہ 18 تھیں، یہ دیکھ کر آپ نے کنیز سے فرمایا: شاید تمہیں غَلَط فہمی ہو گئی ہے، یہ روٹیاں میرے یہاں نہیں بلکہ کسی اور کے ہاں بھیجی گئی ہیں۔ کنیز نے یقین کے ساتھ عَرض کی کہ یہ آپ ہی کیلئے بھجوائی گئی ہیں مگر آپ نے کنیز کے مسلسل اِصرار کے باوُجود روٹیاں واپس لوٹا دیں۔ کنیز نے جب واپس جا کر اپنی مالکہ سے یہ ماجرا بیان کیا تو اس نے حُکم دیا کہ اس میں مزید دو۲ روٹیوں کا اِضافہ کر کے لے جاؤ، کنیز جب 20 روٹیاں لے کر حاضِر ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا نے قبول فرمالیں اور مہمانوں کی خوب خاطِر تواضُع فرمائی۔ کھانے سے فراغت کے بعد ان دونوں نے ماجرا دَرْیافْت کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا نے اِرشَاد فرمایا: جب آپ حضرات تشریف لائے تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ بھوکے ہیں۔ چُنانْچِہ جو کچھ گھر میں تھا وہ میں نے پیش کر دیا، اتنے میں سائل نے صَدا لگائی تو میں نے وہ دونوں روٹیاں اسے دے کر بارگاہِ خُداوندی میں عَرض کی: یااللہ! تیرا وعدہ ایک کے بدلے 10 دینے کا ہے اور مجھے تیرے وعدے پر مُکَمَّل یقین ہے۔ جب وہ کنیز 18 روٹیاں لائی تو میں نے سمجھ لیا کہ اس مُعَاملے میں ضَرور کوئی غَلَطی ہوئی ہے، اس لئے میں نے واپس کر دیں اور جب وہ 20 روٹیاں لیکر

آئی تو میں نے وعدے کی تکمیل سمجھ کر انہیں قبول کر لیا۔[1]

اَفْسوس! آج ہم اس وَصْف سے دور ہیں، تَوَکُّل اور قَناعَت کا دامَن ہم نے چھوڑ دیا ہے، رِشوَت سِتانی کا جو بازار گرم ہے اس کی ایک بہُت بڑی وجہ آج کی عورت بھی ہے، کیونکہ آج کی عورت کی ضروریات ہیں کہ پورا ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں، آئے دن کی شاپنگ اور نت نئے ڈیزائنز کے ملبوسات وجیولری کی ہَوَس نے ان کے شوہروں کو ناجائز آمدنی کے ذرائع اِخْتِیار کرنے پر مَجْبُور کر دیا ہے، راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا تو ایک طرف رہا کثیر آمدنی کے باوُجُود ہر طرف یہی رونا رویا جاتا ہے کہ پوری نہیں ہوتی۔ آج گھروں میں ناچاقیوں کا بھی ایک بڑا سَبَب یہی ہے کہ عورتوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو برباد کرنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے، وہ گھر جو کبھی امن کا گہوارہ ہوا کرتے تھے، مرد شام کو تھکا ماندہ گھر آتا تو بیوی بچوں کو دیکھ کر تھکن بھول جاتا، آج وہ گھر کے بجائے باہر سکون مَحْسُوس کرتا ہے کہ گھر جاتے ہی روز کی طرح پھر سننا پڑیں گی کہ مجھے یہ چاہیئے وہ چاہیئے، ہماری کوئی فکر ہی نہیں، فلاں کے بچے اتنے اچھے اسکول میں پڑھتے ہیں، ان کے پاس گاڑی ہے اور ہمارے پاس موٹر سائیکل بھی نہیں، وغیرہ وغیرہ۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! بلاشبہ گھر کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے مرد وعورت دونوں کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنا کردار بخوبی نبھائیں اور کبھی مردوں سے ایسے مطالبات نہ کریں کہ انہیں ہماری وجہ سے کسی گناہ کے کام پر مَجْبُور

[1] ......تذکرۃ الاولیاء، ضمیمہ اول، باب ھشتم، ذکر رابعہ رحمۃ اللہ علیھا، ص۶۸

ہونا پڑے، بلکہ تَوَکُّل کا دامَن ہمیشہ تھامے رہنا چاہیے اور جو روکھی سوکھی ملے اس پر صَبْر و شُکْر کرنا چاہیے اور ہمیشہ اپنی آخرَت کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔ چُنانْچِہ راہِ خُدا میں خَرْچ کر کے اُخْرَوِی زادِ راہ تیّار کرتے رہنا اور مردوں کو بھی اس کارِ خیر میں حِصّہ ڈالنے پر ابھارتے اور ان کی ہِمّت بندھاتے رہنا چاہیے۔ ورنہ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 853 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب **جہنم میں لے جانے والے اعمال** (جلد اول) صَفْحَہ 376 پر ہے: شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں کے کَثْرَت سے جہنّم میں جانے کا سَبَب ان کے اپنے شوہروں کی نعمتوں سے اِنْکار کو قرار دیا اور ارشاد فرمایا: اگر شوہَر اپنی کسی بیوی سے ساری عمر حُسْنِ سُلُوک سے پیش آئے پھر وہ شوہَر میں کوئی عیب دیکھ لے تب بھی یہی کہتی ہے میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں پائی۔

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر | عطا ہو دولتِ صَبر و قَناعَت یارسولَ اللہ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

⑦ عدمِ جُرأت

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! راہِ خدا میں درپیش مصائب کا جُرْأت و بہادری سے سامنا نہ کرنا یعنی بزدلی دکھانا بھی صبر کے حُصُول میں رُکاوَٹ کا ایک سَبَب ہے۔ حالانکہ ہماری بزرگ خواتین نے کبھی بھی راہِ حق میں بزدلی کا مُظاہَرہ نہیں کیا، بلکہ راہِ خُدا میں درپیش

[1] ......وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۳۳۲

مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا[1] اور اگر حق گوئی و بیباکی کی ایسی بہترین داستانیں رقم کیں کہ دنیا آج بھی ان کی جُرْأَت پر حیران ہے۔

حکایت 13: دشمنوں کی ایذا رسانیوں پر صبر

حضرتِ سیِّدَتُنا سمیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اسلام کی وہ پہلی شیر دل خاتون ہیں جنہوں نے اپنے مسلمان ہونے کا بَبانگِ دُہل (عَلَی الاِعلان) اِعلان کیا اور دِین اسلام کی خاطِر بہت زِیادہ مشکلات کا سامنا کیا، مگر اس نیک بی بی کے دل میں **اللہ** پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ایسی گھر کر چکی تھی کہ اتنی سَخْت تکالیف کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اسلام کا دامَن نہ چھوڑا، بلکہ ڈٹ کر اِن مُشکِل حالات کا مُقابلہ کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا شُمار اُن مُخْلِص اور صَداقت کی پیکر خواتین میں بھی ہوتا ہے جنہوں نے اسلام قُبول کرنے کے حوالے سے سَبْقَت لے جانے کا اِعزاز بھی حاصِل کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے مظلومانہ شَہادَت کے عِلاوہ اور بھی سختیاں جھیلی تھیں آپ کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سَخْت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا تا کہ دھوپ کی گرمی سے لوہا تپنے لگے۔ یہاں تک کہ سب سے بڑے دُشْمَنِ اسلام ابو جہل کے ہاتھوں آپ کی شَہادَت ہوئی۔[2]

---

[1]......راہِ حق میں درپیش مَصائِب پر صَبْر کے مزید تفصیلی واقعات جاننے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا 55 صفحات پر مُشْتَمِل رسالہ **صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں** کا مُطالَعَہ کیجئے۔ نیز جُرْأَت و بہادری پر مُشْتَمِل مثالیں دیکھنے کے لئے 64 صفحات پر مُشْتَمِل رسالہ **صحابیات اور عِشقِ رسول** مُلاحَظہ فرمائیے۔

[2]......اسد الغابة، حرف السين، ۷۰۲۱-سمية أم عمار، ۷/۱۵۳

حضرت علّامہ ابنِ عبدُ البَرّ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے سَیِّدَتُنا سُمَیَّہ کی تعریف اور ان کے صَبْر و اِسْتِقَامَت کا تَذْکِرہ کچھ ان اَلْفَاظ میں کیا ہے کہ سَیِّدَتُنا سُمَیَّہ وہ خاتون ہیں جنہیں **اللہ** پاک کی راہ میں سزا دی گئی، اور انہوں نے اس پر صَبْر کا دامَن تھامے رکھا، وہ بَیْعَت کرنے والی، شرافت اور فضیلت والی خواتین میں سے تھیں، **اللہ** پاک ان پر رحم کرے۔[1]

حکایت ⑭: رازِ سرکار کی حفاظت پر صبر

ہِجْرَت کے مَوْقَع پر حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسما رَضِیَ اللہُ عَنْہا **اللہ** پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز کی امین تھیں اور آپ نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہجرت کے راز کو کسی صُورَت بھی ظاہر نہ ہونے دیا، اِس مُعاملے میں آپ کو تکلیف کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے صَبْر کا دامن تھامے رکھا۔ ایک روایت میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا خود بیان فرماتی ہیں: جب دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ گھر سے روانہ ہوئے تو ابو جہل چند اَفْراد کے ساتھ ہمارے گھر آیا اور دروازے پر دستک دی، میں باہَر نکلی تو اس نے پوچھا: اے بِنْتِ ابی بکر! تیرا باپ کہاں ہے؟ میں نے بڑی بے خوفی سے کہا: مجھے نہیں مَعْلُوم کہ میرے والِد کہاں ہیں۔ ابو جہل چونکہ ایک کمینہ اور فُحش انسان تھا، اس نے میرے چہرے پر زور دار طمانچہ مارا، جس سے میرے کان کی بالی دُور جا گری (مگر میں نے اسے کچھ بھی نہ بتایا)، پھر وہ واپس چلا گیا۔[2]

[1] ......الاستیعاب، کتاب النساء وکناھن، باب السین، ۳۴۲۱-سمیۃ ام عمار بن یاسر، ۴/۴۱۹

[2] ......سیرۃ ابن ھشام، ھجرۃ رسول اللہ، راحلۃ الرسول، ۲/۱۰۰

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیّدَتُنا اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا نے رازِ سرکار کی حِفَاظَت میں ابوجہل جیسے دُشمنِ اسلام کو کس طرح بے خوفی سے جواب دیا، کہ وہ لعین آپے سے باہر ہو گیا مگر آپ نے اس کے طمانچہ مارنے پر بھی کمال صبر سے کام لیا۔

آئینِ جوانمرداں، حق گوئی و بے باکی | اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

⑧ مایوسی

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! رب کی رَحْمَت سے مایوسی بھی صبر کے حُصُول میں رُکاوٹ کا باعث ہے، حالانکہ ہمیں بطورِ مسلمان اس بات کا درس دیا گیا ہے کہ رب کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہ ہوں، جیسا کہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ

(پ۲۴، الزمر: ۵۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔

مگر افسوس! ہم اسلامی تعلیمات سے اپنا رشتہ توڑ کر مصیبتوں اور مشکلات کے علاوہ گناہوں کے دلدل میں بھی غرق ہوتی جارہی ہیں، حالانکہ رَحْمَتِ خداوندی کی رسی تھام کر اس آلودگی سے نجات پاسکتی ہیں، مگر مایوسی کے اندھیرے میں شاید اُمّید کی روشنی کی ہلکی سی جھلک بھی دیکھنے سے قاصر ہو چکی ہیں۔ یاد رکھئے! شیطان تو چاہتا ہے یہی ہے کہ ہم اپنے

ربِ کریم کی رَحمَت سے مایوس ہو جائیں اور ہمارا شمار بھی گمراہوں میں ہونے لگے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ (پ۱۴، الحجر: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی رحمت سے کون نا امید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! یاد رہے کہ **اللہ** تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے مایوس ہو جانا کافر کا وَصْف ہے، اہلِ ایمان کی یہ شان نہیں کہ وہ مصیبتوں، پریشانیوں اور تنگدستی کی وجہ سے **اللہ** پاک کی رحمت سے مایوس ہو جائیں۔ جیسا کہ اِرشاد ہوتا ہے:

لَا یَسْــٴَـمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ٘ وَ اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَیَـٴُـوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ (پ۲۵، حم السجدۃ: ۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان: آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا اور کوئی بُرائی پہنچے تو نا امید آس ٹوٹا۔

یعنی کافِر انسان ہمیشہ **اللہ** پاک سے مال، امیری اور تندرستی مانگتا رہتا ہے اور اگر اسے کوئی سختی، مُصِیبَت اور معاش کی تنگی پہنچے تو وہ **اللہ** پاک کے فَضْل اور اس کی رَحْمَت سے بہت نااُمّید اور بڑا مایُوس ہو جاتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! مَعْلُوم ہوا! ہمیں کبھی اپنے رب کی رَحْمَت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے، بلکہ اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ اگر **اللہ** پاک نے ہمیں کسی مُصِیبَت یا آزمائش میں مُبْتَلا فرمایا ہے تو اس سے نجات کی راہ پیدا کرنے والا بھی وہ ہے اور اس کے

[1] ......تفسیر خازن، پ ۲۵، سورۃ فصلت، تحت الآیۃ: ۴۹، ۴/۸۹

لئے ہمیں ہمیشہ سَیِّدَتُناہاجرہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا کی سیرت کا درج ذیل واقعہ یاد رکھنا چاہئے:

حکایت 15: سَیِّدَتُنا ہاجرہ کا صبر

صفاو مروہ مَکَّۃُ الْمُکَرَّمۃ کے 2 پہاڑ ہیں جو کعبہ شریف کے مقابل مشرقی جانِب واقع ہیں، حضرت سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا اور حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں زَمْزَم کا کنواں ہے حُکْمِ اِلٰہی سے رہائش اِخْتِیار فرمائی۔ اس وقت یہاں سبزہ و پانی تھا نہ کوئی اور کھانے پینے کا سامان۔ جو زادِ راہ پاس تھا وہ آخر کتنی دیر تک ساتھ دیتا، مگر صبر و رضا کی پیکر حضرت سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا اپنے رب کی رَحْمَت سے مایوس نہ تھیں، بلکہ انہیں قوی اُمّید تھی کہ جس کے حُکْم پر انہیں یہاں چھوڑا گیا ہے وہ یقیناً ان کی دَسْت گیری فرمائے گا اور بلاشبہ پھر ہوا بھی یونہی کہ جب حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پیاس لگی اور اس کی شِدَّت بہت زِیادہ ہو گئی تو حضرت سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا بے تاب ہو کو کوہِ صفا پر تشریف لے گئیں، وہاں پانی نہ پایا تو اُتر کر نیچے کے میدان میں دوڑتی ہوئی مَروہ تک پہنچیں، اس طرح 7 چکّر لگائے۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! **اللہ** پاک نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی بے شک **اللہ** صابروں کے ساتھ ہے، کا جَلْوَہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چشمہ زَمْزَم نمودار کیا اور ان کے صَبْر و اِخْلَاص کی بَرَکَت سے ان کے اِتِّبَاع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبولِ بارگاہ قرار دیا اور ان دونوں پہاڑوں کو قبولیّتِ دُعا کا مقام

[1] ......حاشیۃ الصاوی علی جلالین، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۳۷، الجزء الثالث، ۲/ ۲۳۶ مفھومًا

بنا دیا۔ چنانچہ ان پہاڑوں کی عَظَمت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ ۚ (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔

تُو کمر بستہ رہا کر خدمتِ اسلام پر
راہِ مولیٰ میں جو آفت آئے اس پر صبر کر [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

صبر پر مبنی مزید حکایات

حکایت 16: بھوک و پیاس کی شدت پر صبر کا انعام

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ شریک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا مکہ میں تھیں۔ ان کے دل میں اسلام کی عَظَمت پیدا ہوگئی اور اسلام لے آئیں۔ ان کا تَعَلُّق قُرَیْش کے قبیلہ بنی عامر بن لُوَی سے ہے اور ابو عسکر دوسی کے نکاح میں تھیں۔ قبولِ اسلام کے بعد خُفْیَہ طور پر قُرَیْش کی عورتوں سے ملتیں اور انہیں اسلام کی دَعْوَت دے کر قبولِ اسلام کی ترغیب دلاتیں حتّٰی کہ اَہْلِ مکہ پر ظاہِر ہو گیا کہ یہ اِیمان لاچکی ہیں۔ چُنانچِہ اَہْلِ مکہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو پکڑ کر کہا: اگر ہمیں تمہارے قبیلہ کالِحاظ نہ ہوتا تو ہم تمہیں سَخْت سزا دیتے لیکن اب ہم تمہیں مسلمانوں کی طرف لوٹا کر ہی دم لیں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ اَہْلِ مکہ نے مجھے بغیر کجاوے کے اُونٹ پر سوار کیا کہ

[1] ......وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۶۹۹

میرے نیچے کوئی کپڑا اور زین وغیرہ بھی نہ تھی۔ تین دن تک مجھے اسی حالَت میں چھوڑے رکھا نہ کچھ کھلاتے نہ پلاتے۔ مجھ پر تین دن ایسے گزرے کہ میں نے زمین پر چلنے والی کسی چیز کی آواز نہ سنی۔ اَہْلِ مکہ جب بھی کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو مجھے باندھ کر دُھوپ میں ڈال دیتے اور خود سائے میں جا کر بیٹھ جاتے اور مجھے کھانے پینے کو بھی کچھ نہ دیتے۔ میں اسی حالَت میں رہتی حتّٰی کہ وہ وہاں سے کوچ کر جاتے۔ اسی دوران انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور مجھے باندھ کر دھوپ میں ڈال کر خود سائے میں چلے گئے۔ اچانک میں نے اپنے سینہ پر کسی چیز کی ٹھنڈک مَحْسُوس کی، دیکھا تو وہ پانی کا ایک ڈول تھا۔ میں نے اس میں سے تھوڑا سا پانی پیا پھر اسے ہٹا لیا گیا اور وہ بلند ہو گیا، کچھ دیر بعد ڈول پھر آیا میں نے اس میں سے پیا اسے پھر اٹھا لیا گیا پھر اسی طرح آیا میں نے اس میں سے تھوڑا سا پانی پیا اسے پھر اٹھا لیا گیا، کئی بار ایسا ہوا، پھر وہ ڈول میرے حوالے کر دیا گیا، میں نے سیر ہو کر پیا اور بَقِیَّہ پانی اپنے جسم اور کپڑوں پر اُنڈیل لیا۔ جب وہ لوگ بیدار ہوئے اور مجھ پر پانی کا اَثر مَحْسُوس کیا اور مجھے اچھی حالَت میں دیکھا تو کہا: کیا تم نے کھل کر ہمارے مشکیزوں سے پانی پیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں! بخدا! میں نے ایسا نہیں کیا بلکہ میرے ساتھ یہ مُعَاملہ پیش آیا ہے۔ انہوں نے کہا: اگر تم سچی ہو تو پھر تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ جب انہوں نے اپنے مشکیزوں کو دیکھا تو انہیں ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے چھوڑے تھے تو وہ (مجھ پر) ڈھائے ہوئے ظلم پر اَفْسوس کا اِظْہار کرنے لگے۔[1]

[1]......الاصابة، فصل فیمن عرف بالکنیة من النساء، حرف الشین، ۱۲۱۰۳، ام شریک، ۸/ ۴۷۱

حکایت ⑰: خالو، بھائی اور شوہر کی شہادت پر صبر

حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے دیگر 70 ساتھیوں کو جب **اللہ** پاک نے شَہادت نصیب فرمائی پس حضرت سَیِّدَتُنا حَمْنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا (زوجہ مُصْعَب بن عُمیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے حَمْنہ! **اللہ** پاک سے ثواب کی اُمّید رکھ حضرت سَیِّدَتُنا حَمْنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عَرْض کی: **یَارَسُوْلَ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس بات پر؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تمہارے خالو حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ شہید ہو گئے ہیں۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا اور کہا **اللہ** پاک اُسے بخشے اس پر اپنی رحمت نازِل فرمائے اُس کو شہادت مُبارک ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے حَمْنہ! **اللہ** پاک سے ثواب کی اُمّید رکھ حضرت سَیِّدَتُنا حَمْنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عَرْض کی: **یَارَسُوْلَ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس بات پر۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تمہارا بھائی شہید ہو گیا ہے۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا اور کہا **اللہ** پاک اُسے بخشے اس پر اپنی رحمت نازِل فرمائے اس کو جنّت مُبارک ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے حَمْنہ! **اللہ** پاک سے ثواب کی اُمّید رکھ حضرت سَیِّدَتُنا حَمْنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عَرْض کی: **یَارَسُوْلَ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس بات پر، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تمہارا شوہر (مُصْعَب بن عُمیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ) شہید ہو گیا ہے یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے شِدَّتِ غم سے کہا ہائے مُصِیبت! اور نڈھال ہو گئیں۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

نے فرمایا عورت کے دل میں جو مَحَبَّت اپنے شوہر کے لئے ہوتی ہے کسی اور کے لئے ویسی مَحَبَّت نہیں ہوتی۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان سے دَرْیافت کیا کہ تمہیں کیا ہوا اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا نے عَرْض کی: مجھے بچوں کی یتیمی نے پریشان کر دیا تھا اور عَرْض کیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم پر نَظَرِ کرم فرمائیں پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن کے لئے دُعا فرمائی۔ [1]

حکایت 18: بیٹے کی موت پر صبر

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا حارِثہ بن سُراقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کی والدہ اُمِّ ربیع بِنْتِ برا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئیں اور عَرْض کیا: **یارَسُولَ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے حارِثہ کے بارے میں بتائیں گے؟ وہ غزوۂ بدر میں شہید ہوگئے تھے اور ان کو ایک نامعلوم تیر لگا تھا، اگر وہ جنَّت میں ہے تو میں صَبْر کرلوں گی اور اگر کہیں اور ہے تو میں اس کی حالَت پر خوب رووں گی۔ تو **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے حارِثہ کی ماں! وہ جنَّت میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہے اور فِردوسِ اعلیٰ میں پہنچ گیا ہے۔ [2]

حکایت 19: ثواب کی لذت نے درد کو بھلا دیا

حضرت سَیِّدُنا فتح مَوصِلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی زوجہ پھسل گئیں تو ان کا ناخن ٹوٹ گیا، اس

---

[1] ......مغازی، غزوہ احد، ۲۹۱/۱

[2] ......بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من اتاہ سهم غرب فقتله، ص ۷۳۰، حدیث: ۲۸۰۹

www.dawateislami.net

پر وہ ہنس پڑیں، ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو دَرْد نہیں ہو رہا؟ انہوں نے فرمایا: اس کے ثواب کی لذّت نے میرے دل سے دَرْد کی تلخی کو زائل کر دیا ہے۔ [1]

حکایت 20: ایک صالحہ عورت کا صبر

دورانِ طواف حضرت سَیِّدُنا شَیخ ابو الحسن سراج رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی نظر ایک عورت پر پڑی۔ وہ نہایت حسین و جمیل اور خوبرو تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنے آپ سے کہا بخدا میں نے آج تک ایسا چہرہ نہیں دیکھا۔ شاید یہ اس کی خوشحالی اور فِکْر و غم کی آزادی کی وجہ سے ہو۔ عورت نے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بات سن لی، اس نے کہا: کیا کہہ رہے ہو؟ **وَاللہ** میں غموں میں گرِفتار اور فکروں سے زخمی ہوں اور کوئی میرے ساتھ میرا غم بانٹنے والا بھی نہیں۔ شیخ نے کہا، تجھے کیا غم ہے؟ عورت بولی میرے شوہر نے ایک بکری کو قربان کیا۔ میرے دو چھوٹے بچّے کھیل رہے تھے۔ ایک شِیر خوار (دودھ پیتا بچہ) گود میں تھا، میں کھانا پکانے میں مَصرُوف تھی دونوں بچّوں میں سے بڑے نے چھوٹے سے کہا، آؤ میں تمہیں بتاؤں ابا جان نے بکری کو کیسے ذَبْح کیا تھا۔ چھوٹے بچّے نے کہا: ہاں بتاؤ۔ بڑے نے چھری ہاتھ میں لی، بھائی کو زمین پر لٹایا اور ذَبْح کر دیا۔ بھائی کا خون اور تڑپنا دیکھ کر خود پہاڑ پر بھاگ گیا۔ اس کا باپ اس کی تلاش میں گیا مگر اسے نہ پا سکا۔ کیونکہ اس بیٹے کو بھیڑیئے نے پھاڑ کھایا تھا۔ میرا شوہر بھی پہاڑ سے زندہ واپس نہ آسکا۔ پیاس کی شِدَّت اور گرمی نے اس کی بھی جان لے لی، ذَبْح شدہ بچّے کی آواز سن کر میں اسے دیکھنے گئی تو میرے شیر خوار

[1] احیاء علوم الدین، کتاب الصبر و الشکر، بیان مظان الحاجۃ الی الصبر... الخ، ۴/۸۹

بچّے نے جس کو میں چولہے کے پاس چھوڑ گئی تھی اس نے گرم ہانڈی اپنے اوپر اُنڈَیل لی اور جل کر فوت ہو گیا۔ میری ان تمام بچوں سے بڑی ایک بیٹی بھی تھی جس کی شادی ہو چکی تھی۔ وہ اپنے شوہر کے گھر رہتی تھی۔ ان واقعات کی خَبَر اس کو پہنچی تو وہ صَدْمہ بَرْداشْت نہ کر سکی اور وہ بھی زمین پر تڑپ تڑپ کر فوت ہو گئی۔ اب صِرف تنہا میں رہ گئی ہوں جو ان تمام غموں کا بوجھ لئے چل رہی ہوں۔

حضرت سَیِّدُنا شیخ ابو الحسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سنا تو مُتَعَجِّب ہوئے اور پوچھا: آخر تم ان پر صَبْر کیسے کرتی ہو؟ صابِرہ خاتون نے جواب دیا: جو بھی صَبْر اور بے صبری کو الگ الگ کر دے اسے دونوں کے درمیان نُمایاں راہ مل جائے گی۔ خوشحالی ظاہِر کر کے اگر صَبْر کر لیا تو اس کا اَنْجام بہتر اور پھل میٹھا ہے اور اگر بے صبری میں مُبْتَلا رہا تو اس کا کوئی اجر و عِوَض نہ پائے گا۔ اس باکمال خاتون نے شیخ سے یہ بات کہی اور ان کے پاس سے چلی گئی۔ [1]

حکایت 21: آگ سے حفاظت کی نوید

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک عورت اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رِسالَت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئی اور عَرض کی: اے **اللہ** کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے دُعا کیجئے کیونکہ میں اپنے 3 بچوں کو دفنا چکی ہوں۔ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: کیا تُو 3 بچوں کو دفنا چکی ہے؟ اس نے عَرض کی: جی ہاں **یا رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرمایا: بے شک تو نے اپنے لئے

[1] ....روض الریاحین، الحکایۃ التاسعۃ و الثمانون عن ابی الحسن السراج، ص١١٠

www.dawateislami.net

آگ سے حِفَاظَت کیلئے ایک مضبوط دیوار تیّار کرلی ہے۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ مصائب و آلام پر صَبْر کرنے والوں کو **اللہ** پاک کی طرف سے کیسے کیسے انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے۔ لہٰذا اس حدیثِ پاک اور اس کے وَضاحتی مَدَنی پھولوں کو ہر اسلامی بہن بِالْخُصُوص ان اسلامی بہنوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ جن کے بچے یا بچی پیدا ہوتے ہی یا بچپن میں اِنْتِقال کرجائیں کہ چھوٹے بچوں کی وفات پہ صبر کرنے پر اجرِ عظیم کی بشارتیں ہیں۔

ایک بچے کے انتقال پر صبر کا انعام

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: جس مسلمان جوڑے کے 3 بچے اِنْتِقال کرجائیں **اللہ** پاک ان بچوں پر فَضْل و رحمت کرتے ہوئے ان کے والدین کو جَنَّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی: **یارسول اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اور 2 بچے؟ فرمایا: اور 2 بچے بھی۔ پھر عَرْض کی: اور ایک؟ فرمایا: ایک بھی۔ پھر فرمایا: اس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضہ قُدرت میں میری جان ہے جس عورت کا کچّا بچہ فوت ہوجائے (یعنی 4 ماہ یا اس سے زائد کا حَمْل ضائع ہوجائے) اور وہ اس پر صَبْر کرے تو وہ بچہ اپنی ماں کو ناڑو (یعنی ناف) کے ذَرِیعے کھینچتا ہوا جَنَّت میں لے جائے گا۔[2]

اسی طرح ایک رِوایَت میں ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: میری

[1] ......مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل من تموت له ولد... الخ، ص ۱۰۱۶، حدیث: ۲۶۳۶

[2] ......مسند احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۹/ ۱۴۷، حدیث: ۲۲۱۴۴

اُمَّت میں سے جس کے 2 بچے پیشوائی کرنے والے ہونگے (یعنی فوت ہوچکے ہوں گے) **اللہ** پاک ان کے سَبَب اسے جَنَّت میں داخِل فرمائے گا۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عَرض کی یا رسول **اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اور جس کا ایک بچہ پیشوائی کے لئے گیا ہو تو؟ فرمایا: وہ ایک بچہ بھی اس کی پیشوائی کرے گا۔ عَرض کی: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت میں جس کی پیشوائی کے لئے کوئی نہ ہو تو؟ فرمایا: ایسوں کی پیشوائی میں کروں گا اور وہ میرے جیسا پیشوا ہرگز کسی کو نہ پا سکیں گے۔ [1]

جس کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی | اس کو بھی میرے آقا سینے سے لگاتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! چھوٹے بچوں کی وفات پر صبر کرنا نوجوان بیٹوں کی موت پر صَبْر کرنے سے قدرے آسان ہے، مذکورہ فضائل چھوٹے بچوں کی وفات پر صبر کے مُتَعَلِّق ہیں، جبکہ نوجوان بیٹے کی موت پر صبر کے مُتَعَلِّق مروی ہے کہ **اللہ** پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: جب کسی کا لڑکا مرجاتا ہے تو **اللہ** پاک فرشتوں سے اِسْتِفْسَار فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کرلی ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں۔ پھر اِرشَاد فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا۔ وہ پھر اِقْرَار کرتے ہیں تو اِرشَاد فرماتا ہے: (اس مُصِیبَت پر) میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عَرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا تو **اللہ** پاک فرماتا ہے: میرے اس

[1] ......ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من قدم ولدا، ص۲۷۷، حدیث: ۱۰۶۲

بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھو۔[1]

حکایت 22: 20 بچوں کی وفات پر صبر کرنے والی

مثنوی شریف میں ہے: ایک عورت کے ہاں بچے کی ولادت ہوتی، مگر بچہ چند ماہ کا ہی ہوتا کہ مر جاتا۔ عورت روئی کہ اے خداوند! میں نو۹ ماہ تک حَمْل کی مُصِیْبَت جھیلتی ہوں اور صرف تین۳ چار۴ ماہ اپنے بچے سے خوشی حاصِل کرتی ہوں۔ اس عورت کے لگاتار 20 بچّے اسی طرح مرے تو ان مَصَائِب نے اس کے لئے مجاہدوں کا کام کیا اور اس پر اسرارِ غیب نمودار ہونے لگے۔ ایک رات خواب میں اس نے جَنَّت دیکھی۔

حَدِیْثِ قُدُسی میں ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیّار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ وہ کسی کے دل میں گزریں۔ اللہ پاک نے جس طرح اپنے نور کو چراغ مَحْض اِنسانوں کے فہم کے لئے فرمادیا ہے اسی طرح جَنَّت کا بھی ذِکْر ہے در اصل جَنَّت کی حقیقت انسانی فہم سے بالاتر ہے۔ وہ عورت اس (جَنَّت) کو دیکھ کر اس کی تَجَلّی سے مست ہوگئی۔ اس نے ایک مَحَل پر اپنا نام لکھا ہوا دیکھا۔ اس کو بتایا گیا کہ یہ نِعْمَت تمہیں دینے کے لئے بنائی گئی تھی لیکن تم عِبَادَت میں ذرا کاہل تھیں۔ اللہ پاک نے تمہارے لئے یہ مصیبتیں مُقَدَّر کردیں تاکہ وہ عِبَادَت کے قائم مَقام بن جائیں۔ جب تک اسرارِ غیبی کی دیکھنے والی آنکھیں مُیَسَّر نہ آجائیں انسان انسان نہیں بنتا۔ جس قَدْر مَصَائِب ہیں ان میں حکمتیں ہیں اور وہ مَصَائِب بسا اَوقات انسان کے

[1] ......ترمذی، کتاب الجنائز، باب فضل المصیبۃ اذا احتسب، ص۲۶۷، حدیث: ۱۰۲۱

فائدے کے لئے نازِل کئے جاتے ہیں۔ اس کو یوں سمجھو کہ کسی شخص میں خون کی زِیادَتی تھی لیکن وہ فصد نہیں کھلوا رہا تھا۔ قُدرَت نے اس کی نکسیر جاری کر دی جس سے وہ بخار سے بچ گیا۔ ہر پھل میں مغز ہوتا ہے جو چھلکے سے افضل ہے اسی طرح انسان میں مغز ہے جو رُوح ہے۔ اور چھلکا اس کا جِسْم ہے اگر انسان آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ہے تو اس کو اپنے باپ کی طرح روح کا مُربّی اور طالِب بننا چاہئے۔ حِفَاظَت کی چیز رُوح ہے جِسْم نہیں۔ ①

حکایت 23: مصائب پر صبر کا صِلہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مَرْوِی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک شخص کہیں سَفَر پر گیا تو پیچھے سے اس کی ماں نے اس کی بیوی کے دل میں شوہر کی نَفْرت ڈال دی اور اپنے بیٹے کی طرف سے اسے جھوٹا طلاق نامہ دے دیا۔ چُنَانْچِہ وہ عورت اپنے دونوں بچوں کو لے کر اپنے والدین کے ہاں چلی گئی۔ وہاں کے ظالِم بادشاہ نے مسکینوں کو کھانا کھلانے پر پابندی لگائی ہوئی تھی۔ ایک دن عورت روٹی پکارہی تھی کہ کسی مسکین نے کھانا مانگا، اس نے کہا: کیا تجھے معلوم نہیں یہاں کے ظالِم بادشاہ نے مسکینوں کو کھانا کھلانے سے منع کیا ہوا ہے؟ کہا: مجھے معلوم ہے لیکن اگر مجھے کھانا نہ ملا تو میں بھوک سے مر جاؤں گا۔ عورت کو تَرس آ گیا اور اسے دو روٹیاں دیں اور یہ بات کسی کو بتانے سے منع کر دیا۔ مسکین روٹیاں لے کر وہاں سے چلا گیا۔ راستے میں سپاہیوں نے روٹیاں دیکھ کر پوچھا: یہ کہاں سے لائے ہو؟ کہا: فلاں

① ...... مثنوی معنوی، دفتر سوم، حکایت آن زنی کہ... الخ، ص ۳۸۷، ملخصاً

عورت نے دی ہیں۔ چُنانچہ،

سپاہی اس عورت کے پاس گئے اور اس سے حقیقت پوچھی تو اس نے اِقْرار کر لیا۔ سپاہی اسے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ ظالِم بادشاہ نے اس کے دونوں ہاتھ کٹوا کر دربار سے نکال دیا۔ راستے میں اس کا ایک بیٹا نہر سے پانی بھرتے ہوئے نہر میں ڈوب گیا۔ دُوسرا بیٹا اسے بچانے کے لئے گیا تو وہ بھی ڈوب گیا۔ اب وہ بیچاری تنہا رہ گئی۔ اچانک اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: اے **اللہ** کی بندی! تجھے کیا ہوا؟ میں تیری حالَت بہت بُری دیکھ رہا ہوں؟ کہا: مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، مجھ پر گزرے ہوئے واقعات نے مجھے بے حال کر دیا ہے۔ جب اس نَو وَارِد نے اصرار کیا تو عورت نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ اس نے کہا: تو اپنے ہاتھوں اور بچوں میں سے کس کی واپسی چاہتی ہے؟ کہا: مجھے میرے بچے چاہئیں۔ چُنانچہ **اللہ** پاک کے حُکْم سے وہ دونوں بچوں کو بھی نہر سے صحیح سالم نکال لایا اور اس کے کٹے ہوئے ہاتھ بھی دُرُست کر دیئے اور کہا: **اللہ پاک** نے تجھ پر رحم فرمایا اور مجھے تیری مَدَد کے لئے بھیجا۔ مسکین کو دی ہوئی دو روٹیوں کے بدلے تیرے دونوں ہاتھ تجھے لوٹا دیئے گئے اور مسکین پر ترس کھانے اور **مُصِیبت پر صَبْر کرنے کی وجہ سے** تیرے دونوں بیٹے تجھے لوٹا دیئے گئے ہیں اور تیرے شوہر نے تجھے طلاق نہیں دی تھی، لہٰذا اب تو اس کے پاس چلی جا، وہ گھر آ چکا ہے اور اس کی ماں کا بھی اِنْتِقال ہو گیا ہے۔ جب وہ عورت اپنے گھر گئی تو تمام مُعَامَلہ ویسا ہی پایا جیسا اسے بتایا گیا تھا۔[1]

[1] ......الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، المجلس الثانی والعشرون، فی صدقۃ التطوع، ص ۱۲۲

حکایت 24: صابرہ، شاکرہ خاتون

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے چچا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ بوڑھی عورت جو جنگل میں چراگاہ کے قریب رہتی تھی اس کے مُتَعلِّق مجھے ایک شخص نے بتایا کہ وہ بڑھیا بہت عَقْل مند اور صابرہ وشاکرہ تھی۔ لوگ اس کے صَبْر و شُکْر اور دانائی کی مثالیں دیا کرتے تھے۔ اس کا ایک بیٹا تھا جو انتہائی وجیہ و خوبصورت تھا، وہ کافی عَرْصَہ بیمار رہا، بوڑھی ماں نے بہت اچھے طریقے سے اس کی تیمارداری کی۔ عرصۂ دراز تک بستَر علالت پر اپنے زِنْدَگی کے اَیّام گزارنے کے بعد بِالْآخِر اس کا نوجوان جمیل وشکیل اِکْلوتا بیٹا اس دارِ فنا سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گیا۔ اس کی موت کے بعد بڑھیا اپنے گھر کے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی۔ لوگ تَعْزِیَت کے لئے آئے تو بُڑھیا نے ایک ضَعِیْفُ الْعُمر شخص سے کہا: کتنا اچھا ہے وہ خوش بخت جس نے عَافِیّت کا لباس پہن لیا، جس پر نعمتوں کا رنگ چڑھ گیا، جسے ایسی فِطْرَت عطا کی گئی کہ جب تک وہ اپنے مسائل حل نہ کرلے اسے توفیق و ہِمَّت دی جاتی رہے۔ پھر بڑھیا نے دو عربی اشعار پڑھے جن کا مَفْہُوم یہ ہے:

وہ میرا بیٹا تھا مجھے مَعْلُوم نہیں کہ اس کی وجہ سے مجھے کتنا اجر ملا، میری مَدَد اس کے لئے یہ تھی کہ میں نے اس کی پرورش کی اور میں اس کی دیکھ بھال کرنے والی تھی، اگر میں اس کی موت پر صَبْر کروں تو اجر دی جاؤں گی اور اگر گریہ وزاری اور چیخ وپکار کروں تو اس رونے والی کی طرح ہو جاؤں گی جسے اس کے رونے دھونے نے کچھ فائدہ نہ دیا۔

بڑھیا کی یہ حِکْمَت بھری باتیں سن کر ضَعِیْفُ الْعُمر شخص نے کہا: اب تک تو ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ رونا دھونا، واویلا کرنا عورتوں کی عادت ہے، لیکن تم تو مردوں سے بھی زِیادہ صَبْر والی ہو، تمہارا صَبْر عظیم ہے اور عورتوں میں تمہاری نظیر ملنا مُشْکِل ہے۔ یہ سن کر بڑھیا نے کہا: جب بھی کوئی شخص دو چیزوں یعنی صَبْر وشُکْر اور جَزَع فَزَع (یعنی بے صبری) کے درمیان ہو تو اس کے سامنے دو راستے ہوتے ہیں۔ بہر حال صَبْر تو ہر حال میں اَچھّا ہے، وہ ظاہراً حسین اور اس کا اَنْجام محمود ہے۔ جب کہ بے صبری، اس پر تو کوئی ثواب ہی نہیں ہے۔ اگر صَبْر و بے صبری انسانی شکل میں ہوتے تو صَبْر، حُسْن و عادات اور دین کے مُعَاملے میں بے صبری سے بدرجہا افضل ہوتا۔ صَبْر دینی مُعَامَلات اور نیکی کے کاموں میں جلدی کرنے والا ہے۔ جسے **اللہ** پاک دولَتِ صَبْر عطا فرمائے اسے **اللہ** پاک کا وعدہ کافی ہے۔ صَبْر میں بھلا ہی بھلا اور بے صبری میں نُقْصَان ہی نُقْصَان ہے۔[1]

حکایت 25: مظلوم بیٹے کی موت پر صبر

جب یومُ الْحَرَّہ[2] کو اَہْلِ مدینہ شہید کئے جا رہے تھے تو شہیدوں میں حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنت ابی سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے دو[2] بیٹے بھی شامل تھے، جب ان کی لاشیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ

[1] ......عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والثلاثون بعد الثلاثمائۃ، حکایۃ اخری فی صبر الام علی فقد ابنھا، ص ۳۰۴

[2] ......مقامِ حَرَّہ مدینہ منورہ کے باہر ایک پتھریلا میدان ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۸/۲۷۷) جبکہ یوم الحرہ سے مراد وہ دن ہے جب یزیدی فوج نے مدینہ منورہ پر حملہ کرکے 10 ہزار سے زائد لوگوں کو شہید کر دیا تھا۔

عَنْہا کے سامنے لائی گئیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا (اور بالکل جَزَع فَزَع سے کام نہ لیا)۔ [1]

حکایت 26: مصیبت پر صبر کا انعام

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس مسلمان پر کوئی مُصِیْبَت آئے اور وہ **اللہ** پاک کے حُکم کے مُطابِق اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (پڑھے اور یہ دُعا کرے) اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ اَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اے **اللہ**! میری اس مُصِیْبَت پر مجھے اَجر عَطا فرما اور مجھے اس کا بہتر بدل عَطا فرما تو **اللہ** پاک اس کو اس سے بہتر بدل عَطا فرمائے گا۔ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا ابو سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فوت ہو گئے تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں میں حضرت سَیِّدُنا ابو سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بہتر کون ہو گا؟ وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کی۔ بہر حال میں نے یہ دُعا مانگ لی تو **اللہ** پاک نے ان کے بدلے مجھے رسول **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَطا فرمادیئے (جو کہ حضرت سَیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بہت بہتر تھے) [2]

مصیبت پر خاص تحفہ

حضرتِ سَیِّدُنا اِبْنِ جُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اِرشاد فرماتے ہیں: اِس اُمَّت کو مُصِیْبَت کے وَقْت

[1] ......اسد الغابۃ، حرف الزای، ۶۹۶۶–زینب بنت ابی سلمۃ، ۷ / ۱۳۳

[2] ......مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبۃ، ص ۳۲۹، حدیث: ۹۱۸

www.dawateislami.net

پڑھنے کے لئے ایک ایسی دُعا ملی ہے جو دوسری اُمّتوں کو عطا نہ ہوئی اور وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ہے۔ اگر یہ پچھلی اُمّتوں کو ملی ہوتی تو حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام یٰۤاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ (پ۱۳، یوسف: ۸۴) ترجمہ کنز الایمان: ہائے اَفسوس! یُوسُف کی جُدائی پر۔ کہنے کے بجائے یہی دُعا (یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ) پڑھتے۔[1]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُکْم پر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے مُصِیبت پر صَبْر کرتے ہوئے دُعا پڑھی تو **اللہ** پاک نے ان کو بہترین نِعْمَ الْبَدل عطا کیا۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ جب مَصَائِب و آلام پر گھبرانے، واویلا کرنے اور شور مچانے کے بجائے حدیث پاک میں مَذْکُورہ دُعا کو پڑھیں کہ اَحادِیث مُبارَکہ میں مُصِیبت آنے پر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن پڑھنے کے فضائل و برکات بیان کئے گئے ہیں، حُصُولِ برکت کیلئے 2 اَحادِیثِ مُبارَکہ مُلاحظہ فرمایئے:

❖ حضرت سَیِّدُنا امام حسین بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: جس مسلمان مرد یا عورت پر کوئی مُصِیبت پہنچی اور وہ اسے یاد کر کے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہے، اگرچہ مُصِیبت کا زمانہ دراز ہو گیا ہو تو **اللہ** پاک اُس پر نیا ثواب عَطا فرماتا ہے اور ویسا ہی ثواب دیتا ہے جیسا اس دن دیا تھا جس دن مُصِیبت پہنچی تھی۔[2]

[1] ......فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۲/ ۳، تحت الحدیث: ۱۱۷۶

[2] ......مسند احمد، مسند اھل بیت رضی اللہ عنھم، مسند الحسین بن علی رضی اللہ عنہ، ۱/ ۵۴۵، حدیث: ۱۷۶۰

❖ حضرت سَیِّدُنا **عبد اللّٰہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میری اُمَّت کو ایک ایسی چیز دی گئی ہے جو پہلی اُمّتوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی، وہ چیز مُصِیبت کے وَقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا ہے۔[1]

حکایت 27: بیٹا کھویا ہے، حیا نہیں

ابو داود شریف میں ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ خلاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کے لئے نِقاب ڈالے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں تو اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی باپردہ ہیں! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حَیا نہیں کھوئی۔[2]

حرفِ آخر

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ صَحَابِیّات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ پر جب بھی مصائب و آلام آئے اور انہیں مشکلات نے گھیرا تو انہوں نے ان مشکِل حالات کا نہ صرف سامنا کیا بلکہ حُصُولِ ثواب کی خاطر ان پریشانیوں کا ڈٹ کر مُقابلہ کیا، حتّٰی کہ اپنے بیٹوں کو میدانِ جنگ میں روانہ کر دیا اور ان کی شَہادَت کی خَبَر سن کر جَزَع وفَزَع نہیں بلکہ صَبْر کیا اور ان کے حق میں دُعا کی، اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کی نَظَر صِرف اور

[1] ......معجم کبیر، ۶/۳۷، حدیث: ۱۲۴۴۱

[2] ......ابو داود، کتاب الجھاد، باب فضل قتال... الخ، ص۳۹۷، حدیث: ۲۴۸۸ ملتقطًا

صِرف اُخْرَوِی زندگی پر تھی کہ کسی طرح اِن کا خالِق ومالِک اِن سے راضی ہوجائے اور اِس کے بدلے انہیں جنَّت کی اَبدِی نعمتیں عَطا فرمادے، اور پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر صحابہ وصَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی سیرت بھی ان کے سامنے تھی کہ جس طرح اُنہوں نے مشکلات پر صَبْر کیا تو اُن کے نَقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے یہ مقدّس ہستیاں بھی اس دنیا فانی سے رُخْصَت ہوئیں اور بہت اعلیٰ مَقام حاصِل کیا، لہٰذا اگر آج ہم بھی چاہتی ہیں کہ ہماری سیرت بھی ان کی سیرت کا عَمَلی نَمونہ بن جائے تو ہمیں بھی زِنْدَگی کی ان پریشانیوں پر صَبْر کرکے اجرِ عظیم حاصِل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی، تاکہ کل کی ابدی نعمتوں سے سرفراز ہوسکیں، تو اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہمیں بھی اِس قِسْم کا جذْبہ حاصِل ہو تو اس کے لئے ایک ایسے مَاحول کی ضَرورت ہے کہ جس سے بندے کو اِن مشکلات پر صَبْر کرنے اور اس پر اجرِ عظیم حاصِل کرنے کا ذہن ملتا رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کے اس پُرفِتَن دور میں دعوتِ اسلامی اُمّید کی ایک ایسی کِرن ہے کہ جہاں نَماز وروزہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ آلام ومَصائِب پر صَبْر کرنے کا ذہن بھی ملتا ہے، اس ضِمن میں ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔

میں پان کی دُکان پر بیٹھتی تھی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ بہت پہلے کی بات ہے کہ میں اپنے محلے میں پان کی دُکان پر بیٹھا کرتی تھی۔ زُبان دَراز بہت تھی، مردانہ انداز میں تُو تکار کرتی تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنی عزّت بچاتے ہی بنتی۔ ایک سے

ایک گانا مجھے یاد تھا۔شادیوں میں مجھ سے گانا گانے اور ڈانس کرنے کی فرمائشیں کی جاتی تھیں۔میں یونہی غَفْلَت بھرے معمولات میں مگن تھی کہ ایک دن میرے نصیب جاگ اٹھے۔ ہوایوں کہ کسی طرح میں نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے وسیع و عریض تہہ خانے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شِرْکَت کی۔وہاں پر بیانات، ذِکر، دُعااور کم گو سنجیدہ مزاج اسلامی بہنوں کی صُحْبَت نے مجھ پر وہ مَدَنی رنگ چڑھایا کہ میں نے مَدَنی برقع اوڑھنے کی ہاتھوں ہاتھ نِیَّت کر لی۔جب میں نے گھر پر اپنی والدہ سے اس بات کا اِظْہَار کیا تو انہوں نے پان کی دُکان پر بیٹھنے کے پیشِ نظر مَنْع کر دیا مگر میرے اِصْرَار پر صرف اس قدر راضی ہوئیں کہ جب اجتماع میں جاؤ تو پہن لیا کرنا۔ بہر حال میں نے بِنْتِ عطّار کے مبارک ہاتھوں سے اپنے سر پر مَدَنی بُرْقَع سجالیا۔جو نہی میں مَدَنی بُرْقَع میں مَلْبُوس اپنے گھر واپس پہنچی گھر کے اَفراد نے مجھے کوسنا شروع کر دیا اور مَدَنی بُرْقَع پہننے سے مَنْع کیا۔ایسا لگتا تھا گویا کسی نے بارُود چھڑک کر آگ لگادی ہو۔میں چونکہ پختہ اِرادہ کرچکی تھی اس لئے اپنی بات پر قائم رہی اور صَبْر و تَحَمُّل سے خاموش رہ کر اُن کی جلی کٹی سنتی رہی۔دُکان پر بیٹھنا بھی چھوڑ دیا۔وَقْت کے ساتھ ساتھ میرے گھر والوں کا بھی مَدَنی ذہن بن گیا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے نمازوں کی پابندی، اجتماعات میں شِرْکَت اور مَدَنی انعامات پر عَمَل میں اِسْتِقَامَت نصیب ہوگئی۔ کَرَم بالائے کَرَم یہ ہوا کہ مجھے زِیارتِ مَکّۂ مُکَرَّمہ اور میٹھے میٹھے

مدینے شریف کی حاضری بھی نصیب ہو گئی۔ یہ سُطُور لکھتے وَقْت میں علاقائی مُشاوَرت کی رکن کی حَیْثِیَّت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مصروف ہوں۔

استقامت دین پر یا مصطفٰے کر دو عطا | بہرِ خَبّاب و بِلال و آلِ یاسِر یا نبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صبر کے تقاضے

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صبر کے بھی کچھ تقاضے ہیں، آیئے! گزشتہ صفحات میں صبر کے مُتَعَلِّق جو کچھ بیان ہوا ہے، اس کی روشنی میں صبر کے تقاضوں کا جائزہ لیتی ہیں:

- اللہ پاک سے صَبْر کی توفیق مانگتی رہنا چاہیے۔
- اللہ پاک کی طرف سے آنے والی ہر آزمائش پر صبر کرنا چاہیے۔
- اللہ پاک کی حَرام کردہ اَشیا سے باز رہنا چاہیے۔
- ہر مشکل وقت کے بعد آسانیوں کا اِنتِظار کرنا چاہیے۔
- صَبْر چونکہ مومِن کا ہتھیار ہے، اس لئے اسے ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہیے۔
- صبر کی وجہ سے خطاؤں کی بخشش کی اُمّید رکھنی چاہیے۔
- آنکھیں چلی جائیں تو واویلا کرنے کے بجائے صَبْر کر کے جَنّت کی خوش خبری پانے والوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنا چاہیے۔
- فتنے کی شِدَّت پر صَبْر کر کے قِیامت کے دن نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت

www.dawateislami.net

پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

- صَبْر چونکہ بھلائیوں کے خَزانوں میں سے ایک خَزانہ ہے، لِہٰذا اس خزانے کو پانے اور اسے مَحْفُوظ رکھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔
- جَنَّت میں بے حساب داخلے کے لئے بھی صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے۔
- مَصَائِب پر صبر کرکے دنیا و آخِرت کی بھلائیاں پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔
- صَبْر کی وجہ سے اَجْر و ثواب کا ایک ذخیرہ پایا جا سکتا ہے۔
- کسی کی بات سے دُکھ پہنچنے پر تو صَبْر سے کام لینا چاہے اور ہاتھوں ہاتھ بدْلَہ نہیں لینا چاہئے۔
- بد اخلاقی کے جواب میں بد اخلاقی سے پیش آئیں یا پھر دل میں کینہ و بُغْض کو جگہ دینے کے بجائے صبر کرنا اور حُسْنِ اَخلاق سے پیش آنا چاہئے۔
- بے صبری بعض اوقات کفر تک لے جاتی ہے، اس سے بچنا چاہئے۔
- صبر کے ذریعے بے صَبْری کے عیب سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔
- بے صبری کی وجہ سے بسا اوقات اَنْجام کی طرف تَوَجُّہ نہیں اور اس وقت کوئی کام کرنا حُسْنِ تدبیر سے مَحْرُومی کا باعث بنتا ہے اور نقصان پر سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔
- صَبْر سے مَحْرُومی کا سبب بننے والی عُجْلَت پسندی سے بچنا چاہئے کہ جس کی وجہ سے اکثر بے جا پریشانی و بے سکونی کا سامنا رہتا ہے۔

- ❖ مُصِیْبَت کے وقت بے صبری کے مُظاہَرہ سے بسا اوقات مُصِیْبَت دور ہونے کے بجائے زِیادَہ ہوتی ہے، لہٰذا ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ مُصِیْبَت کے وَقْت بے صبری مُصِیْبَت سے زِیادَہ بدتر مُصِیْبَت ہے۔[1]
- ❖ بے صبری اللہ پاک کی اِطَاعَت کا جذبہ بھی کم کر دیتی ہے، لہٰذا اس سے بچنا چاہئے۔
- ❖ قَنَاعَت کی دولت سے مَحْرُومی چونکہ بے صبری کا سَبَب ہے، لہٰذا اس بیش بہا دولت کو سنبھال کر رکھنا چاہئے۔
- ❖ حِلْم و بردباری سے کام لینا چاہئے۔
- ❖ حُکْمِ الٰہی سے اِعْراض نہیں کرنا چاہئے۔
- ❖ تقویٰ و پرہیز گاری کو اپنانا چاہئے۔
- ❖ دِین پر ثابِت قَدَم رہنا چاہئے۔
- ❖ مُعَاشَرتی بُرائیوں سے بچنا چاہئے۔
- ❖ رَحْمَتِ الٰہی سے کبھی بھی نااُمّید نہیں ہونا چاہئے۔
- ❖ لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہئے۔
- ❖ عَفْو و دَرگُزر سے کام لینا چاہئے۔
- ❖ حالت غُربَت کی ہو یا اَمارَت کی، ہر حال میں نظر رَبِّ کریم کی حکمت پر ہونی چاہئے کہ

[1]......منهاج العابدين، العقبة الرابعة، فصل نصائح في التوكل...الخ، ص ۲۹۳

وہ جسے چاہتا ہے مال و دولت سے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے محروم رکھتا ہے۔

- عزّت وذِلَّت کے مواقع پر بھی **اللہ** پاک کے مُتعلِّق بدگمان نہیں ہونا چاہئے کہ عزّتوں اور ذِلَّتوں کا مالک وہی ہے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذِلَّت دے۔
- کسی بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اس پر ڈٹ نہیں جانا چاہئے، بلکہ اپنے غلطی پر ہونے کا اِعْتِراف کرلینا چاہئے۔
- ہر کام کو **اللہ** پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کی خاطر کرنا چاہئے، خواہ اس میں کیسی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔
- اپنی ذات کا ہر لمحہ مُحاسَبہ کرتے رہنا (جس کا آسان طریقہ روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنا بھی ہے)۔
- گالی کا جواب گالی سے نہیں دینا چاہئے۔
- غیبت، چغلی اور کینہ وحسد وغیرہ ایسی باطنی بیماریوں کو دل میں جگہ نہیں دینا چاہئے۔
- غرور وتکبُّر سے بچنا چاہئے۔
- ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنے کی عادت اپنانا چاہئے۔
- جاہلوں سے اِعْراض کرے۔
- دوسروں کی خیر خواہی پر ہمیشہ کمربستہ رہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	❀❀❀❀❀
کتاب	**مطبوعہ**
کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
مفردات الفاظ القرآن	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۳۶ھ
تفسیر القرطبی	دار الفکر بیروت ۱۴۲۹ھ
تفسیر الخازن	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۵ھ
حاشیۃ الصاوی علی الجلالین	قاسم پبلی کیشنز کراچی
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
مؤطا امام مالک	دار المعرفہ بیروت ۱۴۳۳ھ
مسند احمد	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
صحیح البخاری	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۸ھ
صحیح مسلم	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
سنن ابی داود	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ
سنن الترمذی	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
موسوعۃ ابن ابی دنیا	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۹ھ
مسند ابی یعلیٰ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الکبیر	دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء
المعجم الاوسط	دار الفکر عمان ۱۴۲۰ھ
المستدرک علی الصحیحین	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۷ھ

شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
الفردوس بماثور الخطاب	دار الکتب العلمیہ بیروت 2010ء
الترغیب والترھیب	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۹ھ
الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۳ھ
جامع الاحادیث	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
کنز العمال	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
فیض القدیر	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۷ھ
مراٰۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات
فیضان ریاض الصالحین	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
قوت القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
قوت القلوب مترجم	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ
احیاء علوم الدین	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
منہاج العابدین	دار البشائر الاسلامیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
عیون الحکایات	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
الروض الفائق	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
تنبیہ المغترین	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
جہنم میں لے جانے والے اعمال	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

اتحاف السادۃ المتقین	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
جنتی زیور	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
کتاب المغازی	عالم الکتب بیروت ۱۴۰۴ھ
السیرۃ النبویہ لابن ھشام	دار الفجر مصر ۱۴۲۵ھ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۷ھ
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	دار الجیل بیروت ۱۴۱۲ھ
اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجیہ ۱۳۷۹ھ
روض الریاحین فی حکایا الصالحین	المکتبۃ التوفیقیہ
الاصابۃ فی تمییز الصحابہ	المکتبۃ التوفیقیہ مصر
شواہد النبوۃ	مکتبہ نبویہ لاہور 2008ء
سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
سیرتِ مصطفےٰ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
مثنوی معنوی	انتشارات کتاب آبان
حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
وسائلِ بخشش مرمّم	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
خودکشی کا علاج	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

❀❀❀❀❀

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
باکمال مَدَنی مُنّی	1
حکایت 1: صبر ہو تو ایسا!	2
اللہ کے حکم پر عمل کرنے والیاں	4
حکایت 2: مدنی انقلاب	6
مدنی انقلاب کیسے آیا؟	8
اس پُر فتن دور میں ہم کیا کریں؟	9
صبر کسے کہتے ہیں؟	11
صبر کس پر کیا جائے؟	12
عمل اور حکم کے اعتبار سے صبر کی اقسام	15
صبر کی مختلف صورتیں اور حالتیں	16
صبر اور قرآن	18
صبر کے فضائل و فوائد	19
قیامت کے دن صابرین کیلئے انعام و اکرام کی بارشیں	23
بے صبری کے نقصانات	28
بے صبری کے علاج	29
آداب صبر	32

عنوان	صفحہ نمبر
صبر کے متعلق ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت	32
حُصُولِ صبر میں رکاوٹیں	37
① ایمان ویقین کی کمزوری	38
حکایت 3: امانت واپس کر دی	40
② خدا اور رسول کی محبت و رضا سے دوری	43
حکایت 4: بھائی کی مثلہ شدہ لاش پر صبر	44
حکایت 5: صبر و رضا کی پیکر صحابیہ	45
حکایت 6: وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے	47
③ بے خبری و جہالت	49
حکایت 7: بیماری پر صبر	53
حکایت 8: صبر واِستِقامت کی لازوال مثال	55
④ عدم برداشت	58
حکایت 9: بیٹے کی شہادت پر صبر	59

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حکایت 10: سیّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنہا کا صبر	60	حکایت 19: ثواب کی لذت نے درد کو بھلا دیا	84
واقعۂ اِفک سے کیا مراد ہے؟	61	حکایت 20: ایک صالحہ عورت کا صبر	84
⑤عدمِ ایثار	68	حکایت 21: آگ سے حفاظت کی نوید	86
حکایت 11: بھوک پر صبر	68	ایک بچے کے انتقال پر صبر کا انعام	86
⑥عدمِ توکل	71	حکایت 22: 20 بچوں کی وفات پر صبر کرنے والی	88
حکایت 12: توکل کا انعام	72	حکایت 23: مصائب پر صبر کا صِلہ	89
⑦عدمِ جُرأت	75	حکایت 24: صابرہ، شاکرہ خاتون	91
حکایت 13: دشمنوں کی ایذارسانیوں پر صبر	75	حکایت 25: مظلوم بیٹے کی موت پر صبر	93
حکایت 14: رازِ سرکار کی حفاظت پر صبر	76	حکایت 26: مصیبت پر صبر کا انعام	93
⑧مایوسی	77	مصیبت پر خاص تحفہ	94
حکایت 15: سیّدَتُنا ہاجرہ کا صبر	79	حکایت 27: بیٹا کھویا ہے، حیا نہیں	95
صبر پر مبنی مزید حکایات	80	حرفِ آخر	96
حکایت 16: بھوک و پیاس کی شدت پر صبر کا انعام	80	میں پان کی دُکان پر بیٹھتی تھی	97
حکایت 17: خالو، بھائی اور شوہر کی شہادت پر صبر	82	صبر کے تقاضے	98
		ماخذ و مراجع	102
حکایت 18: بیٹے کی موت پر صبر	83	فہرست	105

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

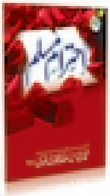
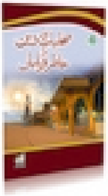

978-969-722-089-2
01012972

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net